Idara-e-Mas'udia, Karachi

ادارہ مسعودیہ کراچی

وکونوا مع الصادقین

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Marfat.com

ش م ۶۶۶

محبّت کی نشانی

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم ۔ اے ؛ پی ۔ ایچ ۔ ڈی

ادارہ مسعودیہ
۶/۲، ۵۔ای ، ناظم آباد ، کراچی ۔ اسلامی جمہوریۂ پاکستان

Marfat.com

86341

حقوق طباعت بحق مصنف محفوظ ہیں

کتاب ________ محبت کی نشانی
مؤلف ________ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ناشر ________ حاجی محمد متین
مطبع ________ شاہکار پریس، کراچی
طباعت ________ ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء
تعداد ________ گیارہ سو
قیمت ________ ساٹھ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی
۲۔ مختار پبلی کیشنز، ۲۵۔ جاپان مینشن، ریگل، صدر، کراچی
۳۔ مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم۔ اے جناح روڈ، کراچی
۴۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور
۵۔ شبیر برادرز، اُردو بازار، لاہور
۶۔ ادارۂ مسعودیہ، المسعود، ۱۱ مین روڈ، لاہور

Marfat.com

انتساب

○ ——— ان متوالوں کے نام

○ ——— ان جانثاروں کے نام

○ ——— ان فداکاروں کے نام

○ ——— جو اس جانِ جاں کی لگن میں دو جہاں سے بے نیازانہ گزر گئے

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذّتِ آشنائی

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبت کی نشانی

یہ عطائے ربانی، یہ محبّت کی نشانی تمہارے دَم کے ساتھ ہے ـــــ

وہ تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہے مگر تم نہیں رکھتے ـــــ اپنی جفا دیکھو اور اس کی وفا دیکھو! ـــــ اگر تم رکھنے لگو اور وہ رہنے لگے تو پھر چلتے پھرتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے، ہر آن اور ہر گھڑی اللہ کی رحمتیں تمہارے ساتھ ہوں ـــــ زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہ ہو جو ثواب و رحمت سے محروم ہو ـــــ وہ رفیقِ زندگی، زندگی بھر کی ساتھی ہے ـــــ

ہاں اس نشانی کو سینے سے لگاؤ کہ یہ اُس جانِ جاں کی نشانی ہے جس نے افکار و اعمال کے حسین چہرے دکھا کر محرومِ جمال کو جمال آشنا کیا ـــــ ہاں جمالِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اپنے چہرے سجاؤ ـــــ ایک وقت آتا ہے، دنیا سے جانا ہے ـــــ

قبر میں جب وہ تمہارے سامنے ہوں گے اور تم ان کے سامنے، کہیں وہ یہ نہ

Marfat.com

پوچھ لیں کہ ہم نے کیا کہا تھا اور تم نے کیا کیا ؟ —— تو ایسا کچھ کر کے چلو کہ جب وہ سامنے ہوں، دلِ مضطر شرمسار نہ ہو —— محبّت بلا رہی ہے —— محبّت کی پکار سنو! —— آؤ محبّت کے چراغ روشن کرو اور خود چراغِ محبّت بن کر عالم کو روشن کر دو —— تمہاری ایک ایک ادا میں وہ جانِ جاں جلوہ گر ہو اور تم اس کی جلوہ گاہ ——!

—— احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ ——

ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ

Marfat.com

جھلکیاں

۱

۱۱ — ۱۹

محبّت اور تاثیرِ محبّت —— کششِ محبّت —— محبّتِ رسول
اطاعتِ رسول —— مقامِ رسول —— غیرتِ رسول

۲

۲۰ — ۲۸

تخلیقِ انسان —— تقاضائے فطرت —— اقوامِ قدیمہ ——
آیاتِ کریمہ —— تعمیرِ خالق —— تعمیرِ انسان ——
حفاظت اور اطاعت ——

۳

۲۹ — ۳۲

عملِ رسول —— روایتِ عمرؓ —— روایتِ علیؓ —— روایتِ ابوہریرہؓ
روایتِ ہند بن ہالہ —— روایتِ انس —— روایتِ جابر بن سمرہ —— (رضی اللہ عنہم)

Marfat.com

۴

۳۳ — ۳۸

ارشادِ رسول اور مشرکین ــــــ ارشادِ رسول اور مجوس ــــــ ارشادِ رسول اور یہود ــــــ فرمانِ الٰہی ــــــ

۵

۳۹ — ۴۰

سُنّتِ رسول اور دیگر منافع و مقاصد ــــــ روحانی ــــــ جمالیاتی ــــــ تمدُنی ــــــ معاشرتی ــــــ اقتصادی ــــــ تہذیبی ــــــ طبعی و طبّی ــــــ

۶

۴۱ — ۴۷

فطرت کے باغی اسلام کی نظر میں ــــــ مَردنما عورتیں، عورت نما مرد ــــــ عورتوں کے مردانہ لباس ــــــ مَردوں کے زنانہ لباس ــــــ مردانی عورت کی رضائے الٰہی سے محرومی ــــــ عورت نمامَرد اور مَردنما عورت پر صبح و شام قہرِ خداوندی ــــــ

Marfat.com

۷

۴۸ ۵۶

سنّتِ رسول اور یہود و نصاریٰ و مجوس ـــــ سنّتِ رسول اور کفار و مشرکین
ابلیس کا چیلنج ـــــ ابلیس کے اطاعت شعار ـــــ
قرآن کی وعید ـــــ قرآن کی بشارت و خوشخبری ـــــ

۸

۵۷ ۵۸

سنتِ رسول سے گریز و فرار ـــــ علماء و اُمراء و فقراء ـــــ
صحبتِ امراء و بربادیٔ علماء ـــــ خواہشِ نام و نمود و بربادیٔ فقراء ـــــ
علماء سے بیزاری اور امراء کی بربادی ـــــ

۹

۵۹ ۶۰

سنّتِ رسول اور فرشتوں کی قسم ـــــ سنّتِ رسول اور فرشتوں کی تسبیح
ـــــ سنتِ رسول اور شریح قاضی ـــــ سنتِ رسول اور احنف بن قیس

Marfat.com

۱۰

۶۱ ۶۴

مذہبِ حنفیہ اور سنّتِ رسول ـــــ مذہبِ شافعیہ اور سنتِ رسول ـــــ مذہبِ مالکیہ اور سنتِ رسول ـــــ مذہبِ حنبلیہ اور سنتِ رسول

۱۱

۶۵ ۸۰

بقدرِ ظرف ـــــ پیمانۂ سنت ـــــ عملِ رسول ـــــ عملِ صحابہ ـــــ عملِ تابعین ـــــ عملِ تبع تابعین ـــــ عملِ صلحائے اُمّت ـــــ نیتِ مومنین اور سنتِ رسول ـــــ مونچھوں کی تراش خراش ـــــ

۱۲

۸۱ ۸۵

سنتِ رسول اور رواج ـــــ سنتِ رسول اور اہلِ عرب ـــــ جرمِ محبّت و جرمِ شریعت ـــــ ایذائے رسول ـــــ بیزاریٔ رسول ـــــ

۱۳

۸۶ ۹۲

دیدارِ رسول ـــــ انجام و آغازِ حیات ـــــ دولتِ حیات ـــــ

Marfat.com

رضائے خدا ورسول ——— اِحیاءِ سنت ——— نیرِ محبت ———

۱۴

۹۳ ۹۵

ہنودِ ہند اور فاروقِ اعظم ——— کرامتِ فاروقی ——— تاثیرِ محبت ———
جانثاریٔ ہنود ——— اطاعتِ رسول اور مسلمان ——— بیداری اور
اعلانِ بیداری ——— نعرۂ مستانہ ———

مآخذ و مراجع

۹۹ ——— ۱۰۱

اختتامیہ

۱۰۲ ——— ۱۰۴

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱

محبت حیرت انگیز اثر رکھتی ہے ــــــ اور جب وہ انسان کے فکر و شعور پر چھا جاتی ہے تو محبوب کے سوا کچھ نظر نہیں آتا ؎

آئی جو اُن کی یاد تو آتی چلی گئی
ہر نقشِ ماسوا کو مٹاتی چلی گئی

محبّت کی نظر محبوب پر رہتی ہے ــــــ وہ دیکھتی ہے کہ محبوب کیا کہہ رہا ہے! ــــــ محبوب کیا کر رہا ہے! ــــــ جو وہ کہتا اور کرتا ہے. یہ بھی وہی کہتی اور کرتی چلی جاتی ہے ــــــ اس کے دل میں کوئی وسوسہ نہیں آتا ــــــ تمام اندیشوں سے پاک مردانہ وار آگے بڑھتی ہے ؎

حیات کیا ہے؟ خیال و نظر کی مجذوبی
خودی کی موت ہے اندیشہ ہائے گوناگوں

چشمِ عالم نے ایسے حیرت ناک مناظر دیکھے ہیں ــــــ یہ محبت ہی کی جلوہ گری تھی کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے آگ کو آگ نہ سمجھا ــــــ یہ محبت ہی کی کرشمہ سازی تھی کہ اسمٰعیل (علیہ السلام) نے جان کو جان نہ سمجھا ــــــ عقل کہتی ہے یہ کیا ہو گیا؟ ــــــ محبّت

Marfat.com

کہتی ہے، یہی ہونا چاہیئے تھا، ہاں ؎

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق

عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

جس طرح کششِ ثقل سے نظامِ عالم برقرار ہے اسی طرح محبت کی کشش سے عالمِ انسانیت قائم و دائم ہے ——— مثالی معاشرے کے لئے ضروری ہے کہ قلب و نظر کا ایک اور صرف ایک مرکز ہو ——— وہی ایک جس کی نظیر نہیں ——— وہی ایک جس کی مثال نہیں ——— ماضی میں، نہ حال میں اور نہ مستقبل میں ——— جو اس ایک سے وابستہ ہو گیا' وہ دَر دَر کی ٹھوکروں سے آزاد ہو گیا ——— یہ وہی تو ایک ہے کہ جب دنیا والے اس کو ٹھکرا رہے تھے تو اُس کا مولیٰ اس کو آفتابِ عالم تاب بنا رہا تھا ——— ہاں وہ افقِ عالم سے آفتابِ ہدایت بن کر اُبھرا اور دیکھتے ہی دیکھتے سارے عالم پر چھا گیا اور آن کی آن میں گرتی ہوئی قوم کو اس بلندی پر لے گیا کہ سارے عالم نے اس کو اُبھرتے، چڑھتے اور سرفراز ہوتے دیکھا ——— ہمارے دلوں میں وہی تھا ——— مگر اب کیا ہو گیا ——— ؟ خلوت خانۂ دل میں سب ہی ہیں مگر وہ نہیں ——— تو آؤ خانۂ دل کو صاف کریں اور اس کو بسائیں جو بسانے کے قابل ہے ——— یہ وہی ہے جس کی خوشبو سے دو عالم کی فضائیں مہکتی تھیں ——— یہ وہی ہے جس نے ڈوبتی دنیا کو سہارا دیا ——— یہ وہی ہے جس نے اندھیروں میں اجالا کیا ———

Marfat.com

یہ وہی ہے جس نے جاں بلب انسانیت کو زندگی بخشی ——— یہ وہی ہے جس نے وحشیوں کو جینا سکھایا اور غلاموں کو جہاں آرا و جہاں بان بنایا ——— یہ وہی ہے جس نے خود کچھ نہ رکھا، سب کچھ لٹا دیا ——— جس نے ہماری آسائش کے لئے اپنا آرام تک تج دیا ——— ہاں یہ محبوب دل لگانے ہی کے قابل ہے ——— پیروی و اطاعت ہی کے لائق ہے ——— جانثاری اور فداکاری ہی کے سزاوار ہے ؎

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی ست

سنو! سنو! قرآن کیا کہہ رہا ہے! :-

(ل) قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ [1]

"آپ فرما دیجئے اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال

---

[1] القرآن الحکیم، سورۃ التوبہ، ۲۴

Marfat.com

اور وہ تجارت جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے
من بھاتے مکان ـــــ اگر یہ سب چیزیں اللہ اور اس کے
رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری معلوم ہوتی
ہوں تو پھر راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم نافذ کرے
اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا "

بلاشبہ محبتِ رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) جانِ ایمان ہے
ـــــ اور اطاعت اس محبّت کا عملی مظہر ہے جس کے متعلق قرآنِ
کریم میں ارشاد ہوتا ہے :-

(ب) اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ [1]
" فرما دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو "

(ج) مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ [2]
"جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی"

(د) مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ
فَانْتَهُوْا ج [3]
" یہ رسول جو تمہیں دے لے لو اور جس سے منع کرے بچتے رہو"
ہاں بے شک سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت' اللہ

---

[1] القرآن الحکیم ، سورۃ النساء ، ۵۹
[2] ایضاً " ، ۸۰
[3] ایضاً ، سورۃ الحشر ، ۷

Marfat.com

اطاعت ہے، اسی لئے آپ نے جلالِ رسالت میں فرمایا :-

(ا) اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ اَلَا یُوْشِکُ رَجُلٌ شَبْعَانٌ عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَقُوْلُ عَلَیْکُمْ بِہٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْہُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْہُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ کَمَا حَرَّمَ اللّٰہُ [1]

" سن لو مجھے قرآن عطا ہوا ہے اور قرآن کے ساتھ اس کا مثل ــــــ خبردار! کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا یہ کہے گا کہ یہی قرآن لئے رہو، اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو، جو حرام پاؤ، اسے حرام سمجھو، حالانکہ جو چیز اللہ کے رسول نے حرام کی ہے وہ ایسی ہی ہے جیسے اللہ نے حرام کی ہو "

(ب) اَیَحْسَبُ اَحَدُکُمْ مُتَّکِئًا عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَظُنُّ اَنَّ اللّٰہَ لَمْ یُحَرِّمْ شَیْئًا اِلَّا مَا فِیْ ہٰذَا الْقُرْاٰنِ اِنِّیْ وَاللّٰہِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَہَیْتُ عَنْ اَشْیَاءَ اِنَّہَا کَمِثْلِ الْقُرْاٰنِ اَوْ اَکْثَرُ [2]

---

[1] (ا) الترمذی، الامام الحافظ محمد بن عیسیٰ : الجامع الصحیح ، ج ۲ ، ص ۳۸۱

(ب) الامام عبداللہ محمد بن یزید الربعی ابن ماجہ قزوینی : سنن ابن ماجہ ، ص ۲

[2] ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی : سنن ابوداؤد ، ج ۲ ، ص ۱۶۵

Marfat.com

"کیا تم میں سے کوئی تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے
کہ اللہ نے بس یہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہوئی ہیں؟
سن لو! خدا کی قسم میں نے حکم دئے، نصیحتیں کیں اور بہت چیزوں
سے منع کیا کہ وہ قرآن کی حرام کی ہوئی چیزوں کے برابر بلکہ ان
سے زیادہ ہیں"

ان کو ایک آن پسند نہیں کہ ان کے چاہنے والے ان سے صرفِ نظر کرلیں اور دوسروں کی چاہت کا دم بھریں ——— دیکھو وہ کیا فرما رہے ہیں :-

فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي [1]

"جو میرے قدم بقدم نہیں چلتا وہ میرا ہے ہی نہیں"

غور کرو اور سوچو کہ جو ان کا نہیں تو پھر اس کا کہاں ٹھکانہ؟ اللہ بھی اس سے خفا۔ باباطاہر عریاں نے کیسی درد بھری رباعی کہی ہے! ——— وہ کہتا ہے ؎

خدایا! واکیاں شم واکیاں شم　　بایں بے دست و پائی واکیاں شم
ہمہ از در برانند وا تو آیم　　تو ہم کز در برانی واکیاں شم [2]

"خدایا! میں کہاں جاؤں، میں کہاں جاؤں! ہائے اس

---

[1] (و) احمد بن شعیب بن علی، السنن النسائی، (مطبوعہ کراچی) ، ج ۲، ص ۶۸

(ب) قاضی عیاض بن موسیٰ، الشفاء ، (مطبوعہ ملتان) ، ج ۲، ص ۱۴

[2] باباطاہر، دوبیتی نامہ (مرتبہ پروفیسر حضور احمد سلیم) ، (مطبوعہ کراچی ۱۹۷۴ء) ، ص ۹۲

Marfat.com

سب دست و پائی میں کہاں جاؤں؟ سب در سے ٹھکراتے ہیں تو
تیرے پاس آتا ہوں، تو نے بھی اگر ٹھکرا دیا تو بتا پھر کہاں جاؤں؟"

وہ بڑا غیور تھا ——— محبت اور غیرت کا چولی دامن کا ساتھ
ہے ——— ہاں وہ بہت ہی غیور تھا ——— وہ نہیں چاہتا تھا کہ
اس کے چاہنے والے اس کی روش کو چھوڑ دیں اور پھر بھی اس کی محبت
کا دم بھریں ——— دیکھو دیکھو! مدینہ منورہ میں ایک صحابی عبید بن خالد
(رضی اللہ تعالےٰ عنہ) چلے جا رہے ہیں ——— تہبند بندھا ہے اور
ٹخنوں سے نیچے ڈھلک رہا ہے ——— اچانک پیچھے سے آواز
آتی ہے :-

اِرْفَعْ اِزَارَکَ فَاِنَّہٗ اَتْقٰی وَاَبْقٰی [1]

"تہبند اونچا کرو، اس میں پرہیزگاری بھی ہے اور پائیداری بھی"

مڑ کر جو دیکھا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہیں ——— وہ اپنے
رفیقوں پر بڑے کریم تھے، اسی کرم پر نظر رکھتے ہوئے عبید بن خالد نے
عرض کیا :-

"یہ تہبند سفید اور سیاہ دھاری دار ایک چادر ہی تو ہے"

عبید بن خالد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی یہ بات پسند نہ آئی ———
جلالِ رسالت میں فرمایا :-

---

[1] محمد امیر شاہ گیلانی، انوارِ غوثیہ شرح شمائلِ ترمذی للامام ابی عیسیٰ الترمذی، (مطبوعہ لاہور ١٩٧٦ء)، ص ٩

Marfat.com

اَمَا لَكَ فِيْ اُسْوَةٌ [1]

"کیا میری روش میں تیرے لئے نمونہ نہیں؟"

فضا میں ایک لرزش سی پیدا ہوئی ــــــ یہ الفاظ کیا ارشاد ہوئے، بجلی سی کوند گئی۔

اللہ اکبر! عُشّاق کی ایک ایک ادا کی نگرانی تھی! ــــــ کوئی ایسا محبوب دکھائے تو سہی! ــــــ ہر عاشق، محبوب کی بے اعتنائی کا شکوہ کرتا نظر آتا ہے ــــــ مگر یہاں حریمِ جاناں میں توجہ سے کوئی محروم نہیں ــــــ سب کو نواز رہے ہیں ــــــ سب فیضیاب ہو رہے ہیں ؎

نگاہِ ناز کے پیہم اشارہ ہائے لطیف
شکستِ شیشۂ دل، بار بار، کیا کہنا!

محبت کا تقاضا تو یہ ہے کہ عاشق، محبوب کے رنگِ طبع کو دیکھے ــــــ جو وہ کرے، وہی کرتا چلا جائے ــــــ صحابہ کی مقدس جماعت نے یہی کیا اور وہ پایا جو ہزار جانکاہی اور جانفشانی کے بعد بھی ہم نہیں پا سکتے ــــــ ہماری محبت کو ہمہ وقت عقل ڈستی رہتی ہے کہ کریں تو کیا کریں؟ ــــــ یہی کیوں کریں، وہ کیوں نہ کریں؟ ــــــ چلیں تو کس طرف چلیں؟ ــــــ اسی طرف کیوں چلیں، اس طرف کیوں نہ چلیں؟

---

[1] محمد امیر شاہ گیلانی۔ انوارِ غوثیہ شرح شمائلِ ترمذی، ص ۹

Marfat.com

مجازی عاشقوں کا حال آپ نے دیکھا ہو گا ـــــ اپنے معشوقوں کے اشاروں پر چلتے رہتے ہیں ـــــ جو کہتا ہے، کرتے چلے جاتے ہیں ـــــ اسی کا رنگ ڈھنگ اپناتے ہیں ـــــ جس راہ پر وہ چلاتا ہے، چلتے چلے جاتے ہیں ـــــ یہ ان محبوبوں کی اطاعت کا حال ہے جو بے وفا ہو سکتے ہیں، جو ظالم ہو سکتے ہیں، جو جفا شعار ہو سکتے ہیں ـــــ تو وہ محبوب سب محبوبوں سے زیادہ اطاعت کا مستحق ہے جو رؤف و رحیم ہے ـــــ اگر باطل محبوبوں کے اشاروں پر چلا جا سکتا ہے تو اس سچے محبوب کے اشاروں پر کیوں نہیں چلا جا سکتا؟ ـــــ عقلِ سلیم جواب دے! ـــــ دلِ دردمند جواب دے!

Marfat.com

۲

ہم کچھ نہ تھے، اس کے کرم نے سب کچھ بنا دیا ؎

بہ چیم اگر تو باز ستانی متاعِ خویش
دارد دو عالم از تو کثیر و قلیل را

ذرا اس پیدا کرنے والے سے اپنی پیدائش کی داستان تو سنو!

۱۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ [1]

"بیشک ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا"

۲۔ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۚ [2]

"پھر ہم نے اسے پانی کی ایک بوند بنا کر ایک محفوظ مقام (رحمِ مادر) میں رکھا"

۳۔ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً [3]

"پھر ہم نے اس بوند کو خونِ بستہ بنایا"

۴۔ فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً [4]

---

[1] القرآن الحکیم ، سورۃ المؤمنون ، ۱۲

[2] ایضاً : ۱۳

[3] ایضاً : ۱۴

[4] ایضاً : ۱۴

Marfat.com

"پھر ہم نے اس خونِ بستہ کو پارہ گوشت بنایا۔"

۵۔ فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا [۱]

"پھر ہم نے اس پارہ گوشت سے ہڈیاں بنائیں۔"

۶۔ فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ق [۲]

"پھر ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت چڑھایا۔"

۷۔ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ط [۳]

"پھر ہم نے اسے اور ہی شکل و صورت میں اٹھان دی" (اور کیا سے کیا بنا دیا)

اللہ اکبر! —— ہم کہاں سے چلے اور کہاں پہنچے! ——
خاک کو اکسیر بنا دیا گیا —— ذرے کو آفتاب بنا دیا گیا ——
فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ [۴] —— اللہ بڑی برکت والا اور سب سے بہتر بنانے والا ہے —— بیشک اس نے انسان کو سب سے بہترین ساخت میں بنایا —— لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ

---

[۱] تا [۳] القرآن الحکیم ، سورۃ المؤمنون ، ۱۴

نوٹ :- ان مرحلوں کے بعد کچھ مرحلے اور ہیں جن کا یوں ذکر کیا گیا ہے :-

(۱) ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝ (المؤمنون، ۱۵) "پھر یقیناً تم ان مرحلوں سے گزر کر مرنے والے ہو"

(۲) ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝ (ایضاً، ۱۶) "پھر تمہیں بلاشبہ روزِ قیامت (قبروں سے) اٹھایا جائیگا" مسعود

[۴] ایضاً : ۱۴

Marfat.com

اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ[1] ـــــــ صرف ایک وجودِ بے بود ہی نہیں بنایا ـــــــ وہ تو مُصوِّر ہے ـــــــ ھُوَ اللّٰہُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ[2] ـــــــ وہ اللہ ہی ہے جو بناتا بھی ہے، پیدا بھی کرتا ہے اور خط و خال سے چہروں کو سنوارتا بھی ہے ـــــــ ہاں بہترین خط و خال بنائے ـــــــ کرم بالائے کرم ـــــــ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَ صَوَّرَکُمۡ فَاَحۡسَنَ صُوَرَکُمۡ ج وَاِلَیۡہِ الۡمَصِیۡرُ[3] ـــــــ اس نے آسمان و زمین بنائے اور سچائی کے ساتھ بنائے اور تمہاری تصویر بنائی، پس کتنے اچھے خط و خال بنائے! ـــــــ فِطۡرَتَ اللّٰہِ الَّتِیۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیۡہَا[4] ـــــــ

اب جب اس نے اپنے کرمِ خاص سے ہم کو بنایا، پیدا کیا اور اچھی اچھی صورتیں دیں تو کیا ہم کو یہی سزاوار ہے کہ ہم ان صورتوں کو بگاڑتے چلے جائیں؟ اور اس حال میں بگاڑتے چلے جائیں کہ وہ ہمارے ساتھ ساتھ ہے ـــــــ ھُوَ مَعَکُمۡ اَیۡنَمَا کُنۡتُمۡ[5] ـــــــ وہ ہماری رگِ

---

[1] القرآن الحکیم، سورۃ التین، ۴

[2] ایضاً ، سورۃ الحشر، ۲۴

[3] ایضاً ، سورۃ التغابن، ۳

[4] ایضاً ، سورۃ الروم، ۳۰

86341

[5] ایضاً ، سورۃ المجادلہ، ۷

Marfat.com

جاں سے بھی زیادہ ہمارے قریب ہے ـــــ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ [۱]

داڑھی رکھنا نئی چیز نہیں، داڑھی منڈانا نئی چیز ہے ـــــ قدیم قومیں داڑھی رکھتی چلی آئی ہیں ـــــ چنانچہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :-

(ا) عَشَرَۃٌ مِّنَ الْفِطْرَۃِ قَصُّ الشَّارِبِ وَ اِعْفَاءُ اللِّحْیَۃِ ـــــ [۲]

" دینِ فطرت میں دس چیزیں ہیں، لبیں تراشنا اور داڑھی بڑھانا"

ایک اور حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں :-

(ب) فَسُبْحٰنَہٗ مَا اَسْخَفَ عُقُوْلُ قَوْمٍ طَوَّلُوا الشَّارِبَ وَ اَعْفُوا اللُّحٰی عَکْسَ مَا عَلَیْہِ فِطْرَۃُ جَمِیْعِ الْاُمَمِ قَدْ بَدَّلُوْا فِطْرَتَہُمْ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ [۳]

" سبحان اللہ! ان لوگوں کی عقل کس قدر بے مایہ ہے جنہوں نے مونچھیں بڑھائیں اور داڑھیاں پست کیں ـــــ پچھلی

---

[۱] القرآن الحکیم : سورۃ قٓ ، ۱۶

[۲] النسائی، احمد بن شعیب بن علی ، السنن النسائی ، ج ۲ ، ص ۲۰۴ (مطبوعہ کراچی)

[۳] بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی حنفی ، شرح صحیح البخاری (بحوالہ احمد رضا خان ، لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحی ، لاہور ، ص ۳۳)

Marfat.com

قوموں کی جو فطرت ہے، انہوں نے اس کے بالکل برعکس کیا۔ اپنی فطرت و خلقت ہی بدل دی، خدا کی پناہ!"

فطری ودیعتیں اللہ تعالےٰ کی نشانیاں ہیں چنانچہ قرآنِ پاک میں نوعِ انسانی میں رنگوں کے اختلاف اور زبانوں کے اختلاف کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانیاں قرار دیا ہے[1] ——— داڑھی فطری ودلیعت اور اللہ تعالےٰ کی نشانی ہے، اسی لئے فرمایا:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ[2]

"اے ایمان والو! اللہ کی نشانیاں نہ مٹاؤ"

شعائر اللہ کا یہ احترام ہی تھا جس نے حضرتِ ہارون علیہ السلام کو مجبور کیا کہ وہ اپنے بھائی حضرتِ موسےٰ علیہ السلام سے یہ فرمائیں:-

يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي[3]

"اے میرے ماں جائے میری داڑھی تو نہ پکڑو"

تو قرآنی آیات اور احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ داڑھی کوئی نئی چیز نہیں تمام انبیاء علیہم السلام کی امتیں داڑھی رکھتی چلی آئی ہیں، اسلام دینِ فطرت ہے اور ہر نبی نے اسی دینِ فطرت کا پرچار کیا، دینِ فطرت میں کوئی بات غیر فطری

---

[1] القرآن الحکیم، سورۃ الروم، ۲۲

[2] ایضاً، مائدہ، ۲

[3] ایضاً، طٰہٰ، ۹۴

Marfat.com

ہو ہی نہیں سکتی بلکہ یہ تو ان باتوں کو مٹانے کے لئے آیا ہے جو فطرت کے تقاضوں کے خلاف ہیں اور ان باتوں کو قائم کرنے کے لئے ہے جو عین فطرت ہیں۔

قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے :۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ؕ [1]

" اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس نے اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے نام کے ذکر سے لوگوں کو روکا اور ان کو اجاڑنے کی کوشش کی "

اب ذرا غور فرمائیں :۔

(ا) مساجد انسان کی تعمیر ہیں ،

(ب) مساجد کا مقصدِ وحید ' ذکرِ الٰہی ہے ،

(ج) مساجد عظمتِ اسلام کی نشانی ہیں ،

اب مزید غور فرمائیں :۔

(ا) داڑھی اللہ کی تعمیر ہے ،

(ب) داڑھی کا مقصدِ وحید اتباعِ خدا و رسول ہے جو ذکر کی جان ہے ،

(ج) داڑھی اسلام کی نشانی ہے اور اس سے شوکتِ اسلام کا اظہار ہوتا ہے ،

تو اب یہ حقیقت قابلِ توجہ ہے کہ جو مسجد انسان کی تعمیر تھی ' مقام

---

[1] القرآن الحکیم ، سورۃ البقرہ ، ۱۱۴

Marfat.com

ذکرِالٰہی اور شعارِ عظمتِ اسلام ہونے کی وجہ سے اس کے اجاڑنے والے کو معاشرے کا ظالم ترین انسان قرار دیا گیا —— تو جو داڑھی اللہ کی بنائی ہوئی ہو، سراپا ذکرِالٰہی اور عظمتِ اسلام کی نشانی ہو، اللہ و رسول کے حکم کے خلاف اس کا اجاڑنے والا اللہ و رسول کی نظر میں کیا ہوگا ؟

شعارِ اسلام کی بات تو بہت اونچی ہے —— اللہ و رسول نے تو ان چیزوں کو مٹانے کی ممانعت فرمائی ہے جن سے انسان کے دنیوی فائدے وابستہ ہیں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ملکِ شام جانے والی فوج کو جو ہدایات جاری فرمائیں، ان میں یہ ہدایات بھی تھیں :-

(ا) کھجور یا کوئی دوسرا درخت نہ کاٹنا،

(ب) نہ کوئی عمارت مسمار کرنا [۱]

ڈاکٹر ہنز کریوز نے لکھا ہے :-

"جس طرح دشمن کے یرغمالی سپاہیوں کو قتل کرنے کی ممانعت ہے اسی طرح غیر ضروری تباہی اور غارت گری کی بھی ممانعت ہے" [۲]

درختوں کو کاٹنے اور عمارتوں کو مسمار کرنے کی اس لئے ممانعت فرمائی کہ اس سے انسانی معیشت اور معاشرت متاثر ہوتی ہے۔ غور کرنے کا مقام ہے جو مذہب انسان کے دنیوی امور میں اتنا حساس ہے، وہ اس کے دینی امور میں

---

[۱] عبدالقیوم ندوی : خطباتِ نبوی ، (مطبوعہ لاہور) ، ص ۱۸۶

[۲] ڈاکٹر ہنز کریوز : دی فاؤنڈیشن آف انٹرنیشنل اسلامک جیوکس پروڈنس، (مطبوعہ کراچی) ، ص ۱۷

Marfat.com

کتنا حساس ہو گا !

لیکن یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ اصل چیز اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی ہے ـــــ اگر وہ مٹانے کا حکم دیں گے تو جس چیز کی حفاظت کے لئے جان کی بازی لگائی گئی تھی، وہ فوراً مٹا دی جائے گی ـــــ جب مساجد کی حفاظت اور تکریم و عزت کا حکم ملا تو یہی کیا گیا اور جب مسجد ضرار کے متعلق یہ حکم ملا :-

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ـــــ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا [1]

" اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی نافرمانی، پھوٹ ڈالنے اور مسلمانوں کے دل جدا کرنے کے لئے مسجد بنوائی ـــــ ہاں اس میں کبھی بھی کھڑے نہ ہونا "

چنانچہ یہ مسجد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ڈھا دی گئی اور اس کی جگہ شہر کا کوڑا ڈالا جانے لگا ـــــ

اسی طرح جب درختوں کی حفاظت کا حکم ہوا تو حفاظت کی گئی اور جب کاٹنے کا حکم دیا گیا تو درخت کاٹ کر پھینک دئے گئے ـــــ چنانچہ بنی نضیر اپنے قلعوں میں پناہ گزیں ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] القرآن الحکیم ، سورۃ التوبہ ، ۱۰۷، ۱۰۸

Marfat.com

ان کے درخت کاٹنے کا حکم دیا اور ایسا ہی کیا گیا [1]

تو اصل مدعا اللہ و رسول کے احکام کی پیروی ہے ——— جب وہ حفاظت کا حکم دیں گے تو معمولی سے معمولی چیز کی حفاظت کی جائیگی اور جب وہ مٹانے کا حکم دیں گے تو بڑی سے بڑی چیز قربان کر دی جائیگی ———

کیا آپ نے نہ دیکھا کہ جس جان کی حفاظت فرض ہے وہ اسکے حکم پر میدانِ جنگ میں کس طرح خوشی خوشی دے دی جاتی ہے؟ ———

بیشک جو جان نافرمانی میں ضائع کی گئی اس کے لیے جہنم ہی جہنم ہے ——— اور جو جان فرمانبرداری اور اطاعت شعاری میں دی گئی اس کیلیے جنت ہی جنت ہے۔

اللہ و رسول کے احکام ایسے نہیں جن میں ان کا نفع ہو ——— نہیں نہیں حکم دینے والے بے نیاز ہیں ——— ایک عطا کرنیوالا ہے، دوسرا تقسیم کرنیوالا ہے ——— اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَ اللّٰهُ يُعْطِي [2]

ان کے ہر حکم میں سراسر ہمارا ہی فائدہ ہے ——— اللہ و رسول کا کوئی فائدہ نہیں ——— مگر بتانے والوں نے اس طرح بتایا کہ جیسے وہ بے نیاز، نیاز مند ہے ——— نفس کا حال یہ ہے کہ اسی وقت رغبت ہوتی ہے، جب اپنا فائدہ نظر آتا ہے ——— نفس کے اس چلن سے ابلیس نے فائدہ اٹھایا اور بندگانِ خدا کو امیدیں دلا دلا کر خوب گمراہ کیا ——— اور اللہ کی طرف جانے والے، ابلیس کی طرف جانے لگے ——— انا للہ وانا الیہ راجعون۔

---

[1] القرآن الحکیم، سورۃ الحشر، ۵

[2] البخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل — صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۶

۳

محدثینِ کرام نے اوراقِ احادیث میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا کو محفوظ کرکے کتبِ احادیث کو محفلِ جاناں بنا دیا ——— اب عالم یہ ہے، یوں معلوم ہوتا ہے ؏

یہ چل رہے ہیں، وہ پھر رہے ہیں، یہ آ رہے ہیں، وہ جا رہے ہیں

دل تو یہ چاہتا ہے کہ ایک ایک ادا معلوم کی جائے ——— پھر ہر ہر ادا پر جان نچھاور کی جائے ——— حضرتِ امامِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیسی محبت کی بات فرمائی ——— فرماتے ہیں :-

وَاَنَا اَشْتَهِیْ اَنْ یَّصِفَ لِیْ مِنْهَا شَیْئًا اَتَعَلَّقُ بِهٖ [1]

"اور مجھے بڑا شوق تھا کہ (ماموں جان) مجھ سے نانا جان کا سراپا بیان کریں اور پھر میں ان کی ہر ہر ادا کو اپنا لوں ———"

تو آیئے اس محفل کی طرف چلیں اور دیدار سے مشرف ہونے والوں سے سراپائے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم معلوم کریں ——— اور یہ پوچھیں کہ کیا چہرۂ انور

---

[1] محمد امیر شاہ گیلانی : انوارِ غوثیہ (مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء) ص ۲۱

Marfat.com

پر ریش مبارک تھی؟

(ا) حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"ہاں! گھنی داڑھی تھی! (کَثُّ اللِّحْیَۃِ) ؎۱

(ب) حضرت علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں :-

"ہاں، گھنی داڑھی تھی! (کَثُّ اللِّحْیَۃِ) ؎۲

(ج) وہی فرماتے ہیں :-

"ہاں بھرواں داڑھی تھی! (عَظِیْمُ اللِّحْیَۃِ) ؎۳

(د) حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"ہاں، گھنی داڑھی تھی! (کَثُّ اللِّحْیَۃِ) ؎۴

(ھ) حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"ہاں، گھنی داڑھی تھی! (کَثُّ اللِّحْیَۃِ) ؎۵

(و) اور ایک جگہ فرماتے ہیں :-

وَکَانَتْ لِحْیَتُہٗ قَدْ مَلَأَتْ مِنْ ھٰھُنَا اِلٰی ھٰھُنَا،

؎۱ عیاض بن موسےٰ، القاضی ابوالفضل : الشفاء ، ج۱ ، ص ۳۸

؎۲ ایضاً ، ص ۳۸

؎۳ البیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی : شعب الایمان، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، مطبوعہ لاہور) ، ص ۱۹

؎۴ احمد رضا خاں : لمعۃ الضحیٰ ، (۱۳۱۵ھ) ، ص ۱۸

؎۵ ایضاً ؛ ص ۱۹

Marfat.com

وَ اَمَرَّ يَدَيْهِ عَلٰى عَارِضَيْهِ ؎۱

(پھر اپنے رخساروں پر ہاتھ پھیر کر بتایا کہ) ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔"

(س) حضرتِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :-

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ ؎۲

" رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک میں بال بڑی کثرت سے تھے "

(ح) حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :-

يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهٖ وَ تَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ ؎۳

" سرِ اقدس میں تیل ڈالتے اور بسا اوقات ریش مبارک میں کنگھی کیا کرتے تھے "

(ط) آپ ہی کا ارشاد ہے :-

اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ جَالِسَانِ نَحْوَ الْمِنْبَرِ اِذْ طَلَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ

؎۱ احمد رضا خاں : لمعۃ الضحیٰ ، ص ۱۹

؎۲ القشیری ، ابو الحسین عساکر الدین مسلم بن حجاج : صحیح مسلم ، ج ۲ ، ص ۲۵۹

؎۳ محمد امیر شاہ گیلانی : انوارِ غوثیہ ، ص ۶۰

Marfat.com

بَعْضِ بُيُوْتِ نِسَائِہٖ يَمْسَحُ لِحْيَتَہٗ ؎۱

"حضرت ابوبکر اور عمر مسجد نبوی میں منبر کے قریب بیٹھے تھے کہ اچانک حضورِ اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اپنے دولت کدے سے ریش مبارک پر ہاتھ پھیرتے ہوئے باہر تشریف لائے"

آپ نے دیکھا، ہر دیکھنے والے نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر داڑھی کی بہاریں دیکھی ہیں —— بار بار دیکھی ہیں اور بار بار بتایا ہے کہ اب شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہ رہی —— ع

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

؎۱ محمد امیر شاہ گیلانی : انوارِ غوثیہ ، ص ۱۰۷۔

Marfat.com

۴

مُصلحینِ عالم کا یہ دستور رہا ہے کہ اپنے پیروکاروں سے ان باتوں کی امید رکھتے ہیں جو خود نہیں کرتے، یا کرتے تو ہیں مگر اس قدر نہیں جس قدر امید رکھتے ہیں ——— اسی لئے قرآن نے کہا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ " تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے؟ ——— مگر وہ دوجہاں کا تاجدار اور دوعالم کا مصلح (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس شان سے جلوہ گر ہوتا ہے کہ پہلے خود کرتا ہے، پھر اپنے جانثاروں سے کہتا ہے ——— جتنی ان سے امید رکھتا ہے، اس سے زیادہ خود کر کے دکھاتا ہے ——— تو یہ تو آپ دیکھ چکے کہ اس نے کیا کیا! آئیے اب یہ دیکھیں کہ اس نے (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے فداکاروں سے کیا کہا :-

(ا) خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَوْفِرُوا اللِّحْيَةَ [1]

---

[1] (ا) صحیح بخاری : ج ۲ ، ص ۸۷۵

(ب) صحیح مسلم : ج ۱ ، ص ۱۲۹

Marfat.com

" مشرکین کے خلاف کرو، مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھی خوب بڑھاؤ "

(ب) اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى [1]

" مونچھیں مٹاؤ، داڑھیاں بڑھاؤ "

(ج) اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى [2]

" مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں چھوڑ دو "

(د) اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللُّحٰى [3]

" بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں چھوڑ دو "

(ھ) جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَرْخُوا اللُّحٰى خَالِفُوا الْمَجُوْسَ [4]

" مونچھیں کترو، داڑھیاں بڑھنے دو، آتش پرستوں کے خلاف کرو "

---

[1] صحیح بخاری : ج۲، ص ۸۷۵

[2] ابوداؤد شریف : ج۲، ص ۱۲۲

[3] (ا) صحیح مسلم : ج۱، ص ۱۲۹
(ب) ترمذی شریف : ص، ۳۹۴

[4] (ا) الطحاوی، ابوجعفر احمد بن محمد الحنفی : شرح معانی الآثار، ج۲، ص ۲۷۸
(ب) امام احمد بن حنبل : مسند احمد (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ، ص ۲۷)

Marfat.com

(و) اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ[1]

" مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ، یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ ——— !"

(ز) قُصُّوْا سِبَالَکُمْ وَوَفِّرُوْا عَثَانِیْنَکُمْ وَخَالِفُوْا اَهْلَ الْکِتَابِ ——— ![2]

" مونچھیں کترو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ ——— اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) کے خلاف کرو"

(ح) اَوْفُوا اللُّحٰی وَقُصُّوا الشَّوَارِبَ[3]

" داڑھیاں پوری کرو اور مونچھیں ترشواؤ !"

(ط) اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی[4]

" مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ !"

(ی) لٰکِنْ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُحْفِیَ شَارِبِیْ وَاُعْفِیَ لِحْیَتِیْ[5]

" مگر مجھے میرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ اپنی مونچھیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں "

---

[1] شرح معانی الآثار : ج ۲ ، ص ۲۷۸

[2] مسند احمد (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۲۸)

[3] ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی : طبرانی کبیر (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۲۸)

[4] ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی : شعب الایمان ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۲۸)

[5] ابنِ سعد : الطبقات الکبریٰ ، (مطبوعہ بیروت)

Marfat.com

(ک) اِنَّہٗ اَمَرَ بِاِخْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللُّحٰی [۱]

"حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں کتروانے اور داڑھیاں بڑھانے کا حکم فرمایا ہے"

(ل) وَفِّرُوْا اللُّحٰی وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ [۲]

"داڑھیاں خوب بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ"

(س) رَبِّیْ اَمَرَنِیْ بِاِعْفَاءِ لِحْیَتِیْ وَقَصِّ شَوَارِبِیْ [۳]

"میرے پروردگار نے مجھے اپنی داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کتروانے کا حکم دیا ہے"

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی رکھنے کی کتنی تاکید فرمائی ہے —— اور تاکیدِ شدید کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ فرمایا جارہا ہے :-

اَمَرَنِیْ رَبِّیْ

"میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے"

اللہ اکبر! —— اس حکم کی عظمت اور اہمیت پر تو غور کرو —— شہنشاہِ مطلق، سردارِ انبیاء (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حکم دے رہا ہے اور

---

[۱] صحیح مسلم : ج ۱، ص ۱۲۹

[۲] صحیح بخاری : ج ۲، ص ۸۷۵

[۳] ابن سعد : الطبقات الکبریٰ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ، ص ۲۹)

Marfat.com

آپ کس اہتمام سے اس کا ذکر فرما رہے ہیں! —— اور ہم کو حکم دے رہے ہیں —— تو یہ حکم کوئی معمولی حکم نہیں —— یہ سنت کوئی معمولی سنت نہیں —— یہ وجوب سے گزر کر فرضیت کی سرحدوں میں داخل ہو رہی ہے —— یہ رب کا حکم ہے —— یہ ہمارے آقا و مولیٰ تاجدارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے ——

تم نے اگر یہ حکم نہ مانا تو دیکھنا کہیں وہ نگاہیں تم سے نہ پھر جائیں جو جانِ زندگی ہیں ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

دیکھو دیکھو! شاہِ ایران کے حکم سے گورنر یمن باذان کے دو افسر دربارِ رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں حاضر ہیں اور رعبِ نبوت سے کانپ رہے ہیں —— سنو سنو! دیکھنے والے کیا کہہ رہے ہیں:-

اِنَّہُمَا دَخَلَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَا قَدْ حَلَقَا لُحَاھُمَا وَاَعْفَیَا شَوَارِبَہُمَا فَکَرِہَ النَّظَرَ اِلَیْہِمَا وَقَالَ وَیْلَکُمَا مَنْ اَمَرَکُمَا بِہٰذَا؟ قَالَا رَبُّنَا، یَعْنِیَانِ کِسْرٰی —— فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لٰکِنْ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ بِاِعْفَاءِ لِحْیَتِیْ وَقَصِّ شَوَارِبِیْ [1]

---

[1] الطبقات الکبریٰ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ، ص ۲۹)

Marfat.com

"یہ دونوں جب بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے تو داڑھیاں منڈائے ہوئے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے ——— سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے دیکھنے میں بھی کراہیت محسوس ہوئی ——— آپ نے دریافت فرمایا، تم دونوں برباد ہو آخر تمہیں ایسا کرنے کا کس نے حکم دیا ہے؟ ——— وہ بولے' ہمارے پروردگار نے۔ (اس سے ان کی مراد شاہِ ایران کسریٰ تھا) پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مگر مجھے تو میرے پروردگار نے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں ترشوانے کا حکم فرمایا ہے۔"

غور کرو! آتش پرستوں کی داڑھی منڈی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی دیکھ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کراہت آئی۔ تو جب اس حالت میں ہم کو دیکھیں گے تو چہرۂ انور نہ پھیر لیں گے؟

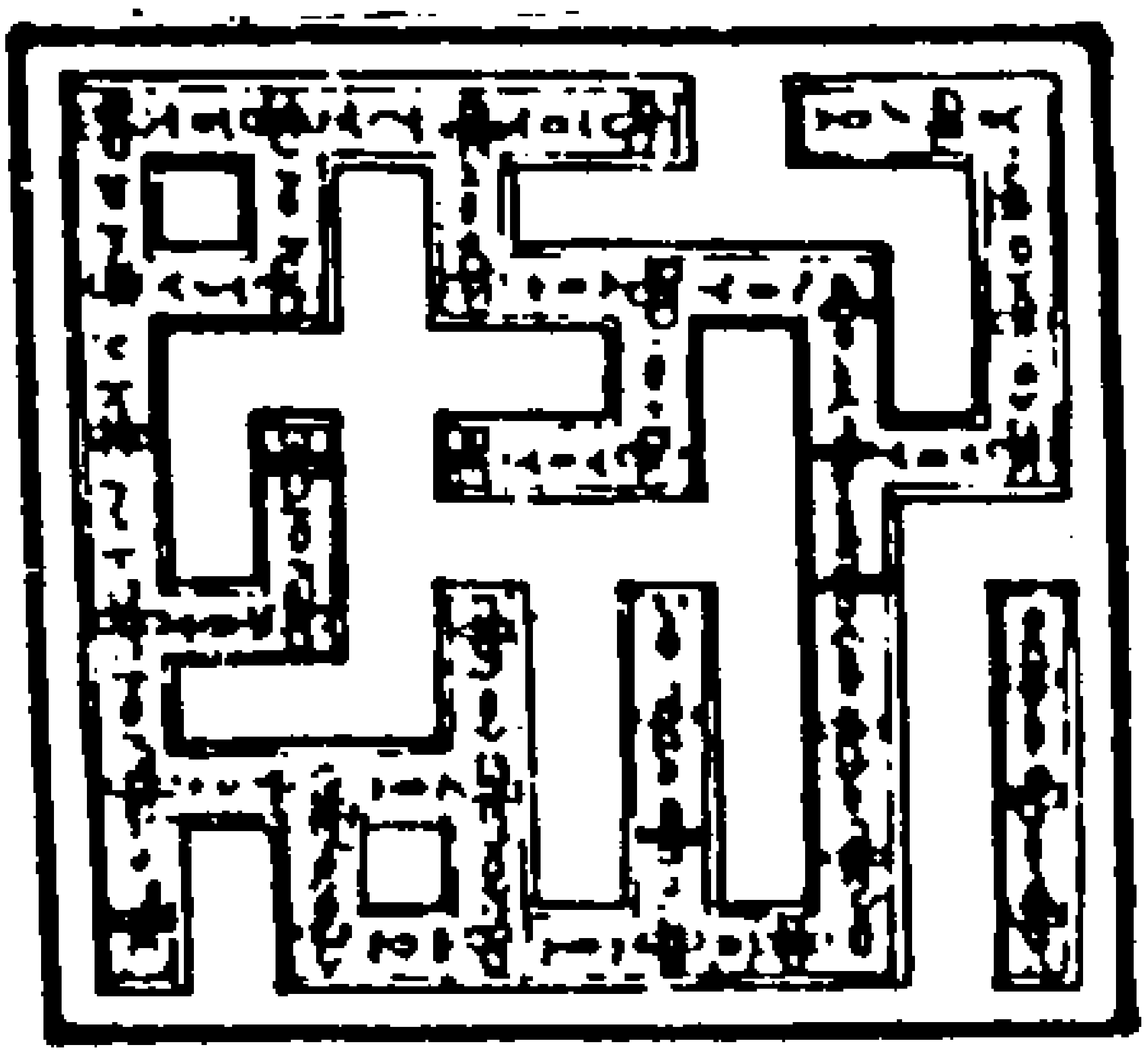

Marfat.com

۵

داڑھی کا بنیادی مقصد تو اطاعتِ رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہی ہے لیکن اگر دوسرے پہلوؤں پر بھی نظر ڈالی جائے تو بہت سے ذیلی مقاصد و منافع سامنے آتے ہیں، گو یہ مقصودِ حقیقی نہیں۔

مثلاً روحانی لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ ایک ایسا عمل ہے جس کو امتِ مسلمہ نے چودہ سو سال سے سینے سے لگا رکھا ہے، اس عمل کا سلسلہ حضرتِ آدم علیہ السلام پر منتہی ہوتا ہے تو اس عظیم سلسلے کے تصور ہی سے روح میں بالیدگی اور تازگی پیدا ہوتی ہے اور رفعت کا ایک احساس کروٹ لیتا ہے جو قومی ترقی کے لئے تریاق و اکسیر ہے ——— جمالیاتی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو ایک نیا زاویہ نظر آتا ہے، جمال کا تعلق بقاء سے ہے، فنا سے نہیں تو جس نے بقاء کی طرف قدم بڑھایا تو اس نے جمالِ حقیقی کی قدر پہچانی ——— فناء میں وہ لذت نہیں جو بقاء میں ہے ——— اور جمیل وہی ہے جو جمال کی قدر کرے ——— تمدنی لحاظ سے دیکھا جائے تو داڑھی سے قومی تشخص قائم رہتا ہے، گردشِ زمانہ کے ساتھ ساتھ تاریخی عمل جو اپنا کام کرتا رہتا ہے، اس عمل کے دائرے سے باخبر اور حساس ملت سرخروئی سے نکل جاتی ہے اور صدیاں گزر جانے کے باوجود اس کا ملّی تشخص باقی رہتا ہے ——— معاشرتی نقطۂ نظر

Marfat.com

سے دیکھا جائے تو داڑھی سے چلنے پھرنے، اٹھتے بیٹھتے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم مسلمان ہیں، ہمارا وجود دوسروں کی نظروں میں مبہم نہیں رہتا، ہم چھپے نہیں رہتے، ہم عالم آشکار ہو جاتے ہیں ——— ہم ہر جگہ جانے پہچانے جاتے ہیں ——— اقتصادی زاویۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو داڑھی رکھنے سے بہت سا وقت اور روپیہ پیسہ بچ جاتا ہے جو بے فائدہ ضائع ہوتا ہے ——— ہر دانا و بینا انسان وقت اور پیسہ خرچ کر کے کچھ پاتا ہے مگر یہاں پاتا نہیں بلکہ کھوتا ہے ——— تہذیبی لحاظ سے دیکھا جائے تو داڑھی رکھنے سے انسان خود بخود شائستہ بن جاتا ہے، کوئی ایسی حرکت نہیں کرپاتا جو شائستگی کے خلاف ہو، اگر کوئی ایسی ویسی بات کرتا ہے تو اس کا ضمیر خود اس کو ملامت کرتا ہے اور ٹوکنے والے بھی برملا ٹوک دیتے ہیں، ہر شخص اس سے نیک توقعات رکھتا ہے اس لئے وہ خود کو لئے دئے رہتا ہے ——— طبعی و طبی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو داڑھی مردانگی و رجولیت کو باقی رکھتی ہے ——— ماہرین کا خیال ہے کہ اگر سات نسلوں تک داڑھیاں صاف ہوتی رہیں تو آٹھویں نسل کے مرد، مرد نہیں رہیں گے ——— اگر ایسا ہوا تو وہ روزِ بد نوعِ انسانی کے لئے ایک المیہ ہوگا ———

یہ تمام فوائد و منافع اپنی جگہ مگر اطاعت و بندگی کی بہاروں کے سامنے ہر بہار ہیچ ہے ——— جب داڑھی رکھو تو اسی نسبت سے رکھو کہ یہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی محبت کی نشانی ہے ———

Marfat.com

۶

اسلام دینِ فطرت ہے ـــــ اس کو ایسی باتیں اچھی نہیں لگتیں
جو فطرت کے خلاف ہوں ـــــ عقائد میں کیا ـــــ عبادات میں
کیا ـــــ معاملات میں کیا ـــــ معاشرت میں کیا ـــــ
اخلاق میں کیا ـــــ زندگی کے ہر شعبے میں فطرت کے تقاضوں کو سامنے
رکھا گیا ہے ـــــ تو جب داڑھی کا حکم دیا گیا تو وہاں بھی حسنِ فطرت
اور تقاضائے فطرت کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا اور وہی بات کہی گئی جو عینِ فطرت
ہے ـــــ اور جو عینِ فطرت ہے وہ عینِ انصاف ہے ـــــ
اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی [1]

اور یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ احادیثِ شریفہ میں حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہودیوں، عیسائیوں اور آتش پرستوں کی مخالفت
کرو ـــــ داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں ترشواؤ ـــــ
تہذیب و تمدن میں نشیب و فراز آتے رہتے ہیں ـــــ
عین ممکن تھا کہ ایسا انقلاب آجاتا کہ جس روش پر مسلمان چل رہے تھے،

---

[1] القرآن الحکیم ، سورۃ المائدہ ۸

Marfat.com

یہود و نصاریٰ اور مجوسی چلنے لگتے ——— مگر نہیں، صدیاں بیت گئیں، ایسا انقلاب نہ آنا تھا، نہ آیا ——— اس سے معلوم ہوا کہ دینِ فطرت کی ہر بات، فطرت کے مطابق ہے جو بدلتی نہیں ——— ایک حالت پر رہتی ہے ——— یہ بھی ممکن تھا کہ یہودی وعیسائی اور آتش پرست مونچھیں پست کرنے لگتے اور داڑھیاں بڑھانے لگتے ——— مگر آجتک ان لوگوں میں کوئی ایسی صورت نظر نہ آئی ——— اگر داڑھیاں بڑھی ہوئی ملیں گی تو ساتھ ہی مونچھیں بھی بڑھی ہوئی ملیں گی ——— وہ دینِ فطرت کی روش کو نہیں اپنا سکتے کہ ان کے مزاج کی اٹھان غیر فطری ہے ——— دینِ فطرت کی باتیں وہی قبول کرے گا جو فطرت کی ڈگر پر آجائے گا۔

بلاشبہ اسلام نہیں چاہتا کہ معاشرے میں کوئی بھی مسلمان فطرت کے خلاف بغاوت کرے ——— اس کو ایسی بغاوتیں اچھی نہیں لگتیں جو ہمارے لئے اچھی نہیں ——— وہ اپنی ذات سے تو بے نیاز ہے ——— اس کو جو کچھ اچھا لگتا ہے، ہمارے ہی لئے اچھا لگتا ہے ——— اور جو کچھ بُرا لگتا ہے، ہمارے ہی لئے بُرا لگتا ہے ——— اس کی پسندیدگی اور ناپسندیدگی کے قربان! سبحان اللہ! ———

تو آیئے دیکھیں، تقاضائے فطرت کی روشنی میں اسلام ہم سے ہمارے لئے کیا چاہتا ہے ——— اور ہمارے آقا و مولیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) فطرت سے آمادۂ پیکار ہونے والوں کے لئے کیا فرما رہے ہیں ——— سنو سنو! وہ کیا فرما رہے ہیں:-

Marfat.com

(ا) لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ [1]

"اللہ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی وضع اختیار کریں۔"

(ب) لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَقَالَ اَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ [2]

"رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے زنانے مردوں اور مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔"

(ج) لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ [3]

---

[1] (ا) صحیح بخاری : ج ۲ ، ص ۸۷۴

(ب) ترمذی شریف : ، ص ۳۹۶

(ج) نسائی شریف : (بحوالہ لمعة الضحیٰ ، ص ۴۱)

(د) ابوداؤد شریف : ، ص ۱۱۴

[2] بخاری شریف : ج ۲ ، ص ۸۷۴

[3] نسائی شریف : (بحوالہ لمعة الضحیٰ ، ص ۴۲)

Marfat.com

" رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی جو عورتوں کا پہناوا پہنے اور اس عورت پر بھی لعنت فرمائی جو مردوں کا پہناوا پہنے ۔"

(د) لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَلَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ [۱]

" عورتوں میں وہ عورت ہم میں سے نہیں جو مردوں جیسی بنے اور نہ مردوں میں سے وہ مرد ہم سے ہے جو عورتوں جیسا بنے "

(ھ) لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثِي الرِّجَالِ الَّذِيْنَ يَتَشَبَّهُوْنَ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ (الحدیث) [۲]

" رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ان زنانے مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی صورت بنائیں اور ان مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردانی شکل بنائیں ۔"

(و) ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَبَدًا اَلدَّيُّوْثُ وَالْمُرَجِّلَةُ مِنَ النِّسَاءِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ [۳]

---

[۱] احمد بن حنبل : مسند ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۴۲)

[۲] ایضاً

[۳] ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی : طبرانی کبیر ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۴۳)

Marfat.com

"تین شخص جنت میں کبھی نہ جائیں گے، دیوث اور مردانی عورت اور شراب کا دھنی"

(ب) ثَلٰثَةٌ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَیْہِ وَالْمَرْأَۃُ الْمُتَرَجِّلَۃُ الْمُتَشَبِّھَۃُ بِالرِّجَالِ وَالدَّیُّوْثُ [1]

"تین شخصوں پر اللہ تعالےٰ قیامت کے دن رحمت کی نظر نہ فرمائے گا، ماں باپ کا نافرمان، مردوں کی وضع بنانیوالی مردانی عورت اور دیوث"

(ج) اَرْبَعَۃٌ یُصْبِحُوْنَ فِیْ غَضَبِ اللّٰہِ وَیُمْسُوْنَ فِیْ غَضَبِ اللّٰہِ اَلْمُتَشَبِّھُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّھَاتُ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ (الحدیث) [2]

"یہ چار اشخاص صبح کریں تو اللہ کے غضب میں، شام کریں تو اللہ کے غضب میں —— زنانی وضع اختیار کرنیوالے مرد اور مردانی وضع اختیار کرنیوالی عورت —— الخ"

اور وہ چار شخص جن پر اللہ تعالےٰ عرش سے دنیا و آخرت میں لعنت بھیجتا ہے اور فرشتے آمین کہتے ہیں —— ان چار شخصوں میں دو یہ ہیں

---

[1] نسائی شریف (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ، ص ۴۳)

[2] البیہقی، احمد بن حسین بن علی، شعب الایمان (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ، ص ۴۳)

Marfat.com

(ط) رَجُلٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ ذَكَرًا فَاَنَّثَ نَفْسَهٗ وَ تَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ وَ امْرَاَۃٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ اُنْثٰى فَتَذَكَّرَتْ وَ تَشَبَّهَتْ بِالرِّجَالِ (الحدیث) [1]

"وہ مرد جسے خدا نے نر بنایا اور مادہ بنے، عورتوں کی وضع اختیار کرے اور وہ عورت جسے خدا نے مادہ بنایا اور وہ نر بنے اور مردانی وضع اختیار کرے"

ان تمام احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کو پسند نہیں کہ انسان فطرت کے خلاف کوئی روش اختیار کرے، خواہ وہ حقیقی ہو یا مجازی —— اگر اس نے ایسا کیا تو وہ اللہ کی رحمت سے محروم ہے —— اگر دیکھا جائے تو داڑھی مونڈنا بھی ایک طرح مجازی طور پر اپنے آپ کو عورتوں کی مثل بنانا ہے —— تو پھر کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ ساری حدیثیں ہمارے افکار و اعمال کی نشاندہی کر رہی ہوں ؟

ایک حدیث سے تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ تمام احادیث ہمارے فکر و عمل کی غمّاز ہیں —— اس حدیث شریف میں بالوں کی غیر فطری تراش و خراش کرنے والے کو بھی رحمتِ الٰہی سے محروم قرار دیا ہے —— سنئے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا ارشاد فرما رہے ہیں :-

---

[1] طبرانی شریف ۔ (بحوالہ لمعۃ الضحٰی ، ص ۴۴)

Marfat.com

مَنْ مَثَّلَ بِالشَّعْرِ فَلَيْسَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ خَلَاقٌ ؎

"جو اپنے بالوں کو صورت سے بے صورت بنا دے، اللہ عزوجل کے ہاں اس کا کچھ حصہ نہیں۔"

یہاں پر ایک بات اور یاد رکھنے کے قابل ہے، شریعت اسلامی میں مسلم یا غیر مسلم مقتول کا مُثلہ بنانا یعنی ہاتھ، پیر اور ناک، کان کاٹنا اور صورت سے بے صورت کرنا حرام ہے، تو اگر مقتول کے داڑھی ہو تو اس کا مونڈنا بھی شرعاً حرام ہو گا کہ یہ عمل مُثلہ بنانے کے حکم میں ہے، احترام انسانیت اور تقاضائے فطرت کے پاس و لحاظ کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہو گی؟

؎ طبرانی کبیر، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ، ص ۴۰)

Marfat.com

۷

پچھلے اوراق میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ داڑھی مونڈنا اللہ کے حکم کے خلاف ہے ——— حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل وارشاد کے خلاف ہے ——— اور فطرت سلیمہ کے خلاف ہے ——— اور ایک بات اور توجہ کے قابل ہے کہ داڑھی مونڈنا شیوۂ اغیار ہے ——— آج تو یہ حقیقت ہمارے سامنے ہے، کسی دلیل وحجت کی ضرورت نہیں ——— لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک اور اس کے بعد کے ادوار میں بھی یہی حال تھا جو آب حال ہے ——— ذرا ان تاریخی شواہد کو ملاحظہ فرمائیں :-

(ا) ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَجُوْسَ فَقَالَ اِنَّھُمْ یُوَفِّرُوْنَ سِبَالَھُمْ وَیَحْلِقُوْنَ لِحَاھُمْ فَخَالِفُوْھُمْ [۱]

"رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے آتش پرستوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ وہ اپنی لبیں بڑھاتے ہیں اور داڑھیاں

---

[۱] (ا) شعب الایمان ، (بحوالہ لمعۃ الضحٰے ، ص ۲۸)

(ب) طبرانی کبیر ، (ایضاً ، ص ۲۸)

Marfat.com

مونڈتے ہیں، تم ان کے خلاف کرو۔"

(ب) اَلْاَخْذُ مِنَ اللِّحْیَۃِ وَھِیَ دُوْنَ الْقُبْضَۃِ کَمَا یَفْعَلُہٗ بَعْضُ الْمَغَارِبَۃِ وَمُخَنَّثَۃُ الرِّجَالِ فَلَمْ یُبِحْہُ اَحَدٌ وَاَخْذُ کُلِّھَا فِعْلُ الْمَجُوْسِ الْاَعَاجِمِ وَالْیَھُوْدِ وَالْھُنُوْدِ وَبَعْضِ اَجْنَاسِ الْاَفْرَنْجِ الخ[1]

"جب داڑھی ایک مشت سے کم ہو تو پھر اس میں سے مزید کچھ لینا، جس طرح بعض مغربی زنانے زنخے کرتے ہیں، کسی کے نزدیک پسندیدہ نہیں اور پوری داڑھی مونڈ دینا تو یہ ایرانی آتش پرستوں، یہودیوں، ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا شیوہ ہے۔"

(ج) قَصُّ اللِّحْیَۃِ کَانَ مِنْ صَنِیْعِ الْاَعَاجِمِ وَھُوَ الْیَوْمَ شِعَارُ کَثِیْرٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ کَالْاَفْرَنْجِ وَالْھُنُوْدِ وَمَنْ لَّا خَلَاقَ لَھُمْ فِی الدِّیْنِ الخ[2]

" داڑھی مونڈنا پارسیوں کا کام تھا اور اب تو بہت سے کافروں کا شعار بن گیا ہے جیسے فرنگی، ہندو اور وہ لوگ جن کا دین میں کچھ حصہ نہیں"

---

[1] (ا) ابن ہمام، محمد بن عبد الواحد السیواسی: فتح القدیر : ج ۲، ص ۷۷

(ب) ابن نجیم، زین العابدین بن ابراہیم بن محمد: البحر الرائق (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ، ص ۳۲)

[2] عبد الحق محدث دہلوی، شیخ: لمعات شرح مشکوٰۃ ، ج ۲، ص ۶۷

Marfat.com

(د) وَاَمَّا الْاَخْذُ مِنْهَا وَهِيَ دُوْنَ ذٰلِكَ كَمَا يَفْعَلُهُ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَمُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يُبِحْهُ اَحَدٌ وَاَخْذُ كُلِّهَا فِعْلُ هُنُوْدِ الْهِنْدِ وَالْمَجُوْسِ[1]

" اور مقدار ایک مشت سے کم کرنا جیسا کہ بعض مغربی لوگ اور مخنّث مرد کرنے لگے ہیں، کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں اور ساری داڑھی منڈانا تو ہندوستان کے ہندوؤں اور ایران کے مجوسیوں کا فعل ہے "

(ھ) وَقَصُّ اللِّحْيَةِ كَانَ مِنْ سُنَنِ الْاَعَاجِمِ وَهُوَ الْيَوْمَ شِعَارُ كَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْاَفْرَنْجِ وَالْهُنُوْدِ وَمَنْ لَّاخَلَاقَ لَهُمْ فِي الدِّيْنِ[2]

" اور داڑھی مونڈنا ایرانیوں کا شیوہ ہے اور آج تو وہ بہتیرے مشرکوں، انگریزوں اور ہندوؤں کا طریقہ ہو گیا ہے اور وہ ان لوگوں کا شعار بن گیا ہے جن کو دین سے کوئی سروکار نہیں"

مندرجہ بالا عبارات سے معلوم ہوا کہ داڑھی منڈانا مسلمانوں کا

---

[1] محمد علاؤ الدین حنفی الحصکفی ، در المختار فی شرح تنویر الابصار (بحوالہ اللحیۃ فی الاسلام، ص ۳۲)

[2] (ا) طیبی شرح مشکوٰۃ ، (بحوالہ ایضاً ، ص ۳۳)

(ب) علی قاری ، ملا ، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ، (بحوالہ ایضاً ص ۳۲)

(ج) عبدالحق دہلوی : لمعات شرح مشکوٰۃ ، (ایضاً ص ۳۳)

Marfat.com

شیوہ نہیں بلکہ یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں، فرنگیوں اور ہندوؤں کا شیوہ رہا ہے ——— ظاہر ہے یہ لوگ اسلام کی نظر میں اللہ کے دوست نہیں بلکہ اس کے دوست ہیں جو اللہ کے مدِمقابل آیا اور دھتکارا گیا ——— اس بدبختی اور بدنصیبی کے بعد اس نے اولادِ آدم سے انتقام لینے کی ٹھان لی کیونکہ آدم (علیہ السلام) نہ ہوتے تو سجدے کے لئے نہ کہا جاتا اور سجدے کے لئے نہ کہا جاتا تو یہ آفت نہ آتی ——— اس لئے ابلیس کی نظر میں اس کی بدبختی کے ذمہ دار آدم (علیہ السلام) تھے ——— اس نے جوشِ انتقام میں جو کچھ کہا قرآن نے بڑی کراہیت کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے ——— ارشاد ہوتا ہے :-

لَعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ
نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا [۱]

" اللہ نے اس پر لعنت کی چونکہ اس نے یہ کہا تھا کہ میں نے تیرے بندوں میں سے اپنا لگا بندھا حصہ ضرور لونگا۔"

خدا وہ روزِ سیاہ نہ دکھائے کہ ہمارا حساب کتاب ابلیسِ لعین کے حصے میں آئے، آمین! ——— ابلیس نے اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ یہ بھی صاف صاف اعلان کیا :-

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ

---

[۱] القرآن الحکیم ، سورۃ النساء ، ص ۱۱۸

Marfat.com

الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ [1]

" بے شک میں ان کو حکم دونگا (تو وہ میرے حکم پر) اللہ کی بنائی ہوئی چیزیں بگاڑیں گے (ہم یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں) کہ جو کوئی اللہ کو چھوڑ کر ابلیس کو اپنا دوست بنائے تو بے شک اس نے سراسر نقصان ہی نقصان اٹھایا (ابلیس ان کو) امیدیں دلاتا ہے اور وہ ان کو امیدیں اور وعدے کیا دلاتا ہے نرا دھوکا ہی دھوکا ہے ۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کی بنائی ہوئی چیز کو ابلیس کے اشارے پر اس کے چاہنے والوں اور فرمانبرداروں نے بگاڑا ، داڑھی مونڈنا بھی تصویر کا بگاڑنا ہی ہے اور جیسا کہ عرض کیا گیا یہ کام پہلے پہل یہودیوں ، عیسائیوں اور دوسرے کفار و مشرکین نے کیا ———

اللہ تعالےٰ نے پوری انسانیت کے لئے ایک راہ متعین کی جس کو ہر عہد اور زمانے میں "اسلام" کے نام سے یاد کیا گیا اور ہر قوم کو حکم دیا گیا کہ اسی راہ پر چلے مگر پھر بھی لوگوں نے صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر دوسری راہیں اختیار کیں ——— یہ وہی راہیں تھیں جو ابلیس نے متعین کیں اور مخلوقِ الٰہی کو گمراہ کیا ،

---

[1] القرآن الحکیم ، سورۃ النساء ، ص ۱۱۹

Marfat.com

اسی لئے قرآن نے اللہ کے سچے بندوں کو ابلیس کے چلن پر چلنے سے روکا ہے ——— سنو سنو! قرآن کیا کہہ رہا ہے :-

(ا) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ وَ مَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّہٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ [1]

"اے ایمان والو! شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو ——— جو شخص شیطان کے قدم بہ قدم چلا تو وہ بے حیائی اور بری بات کا حکم کرتا ہے ———"

(ب) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ [2]

"اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو، اس میں کوئی شک نہ کرنا کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

قرآن کا یہ فرمان کہ اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً (اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ) صاف صاف بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں

---

[1] القرآن الحکیم ، سورۃ النور ، ۲۱

[2] القرآن الحکیم ، سورۃ البقرہ ، ۲۰۸

Marfat.com

کہ دینِ اسلام میں داخل ہونے کے بعد کچھ باتیں اللہ کی مان لی جائیں اور کچھ ابلیس کی ـــــ یہ دوہری اطاعت اور دوہری وفاداری عقل و دانائی کے بھی خلاف ہے ـــــ ایک ملک میں دو بادشاہوں کا حکم نہیں چل سکتا چہ جائیکہ بادشاہ اور اس کے باغی کا حکم ساتھ ساتھ چلے!

لیکن افسوس ہمارے بعض بادشاہوں اور شاعروں نے مسلم معاشرے کو باغیانہ فکر دیا، جس نے مزاجوں کو مسموم کر دیا ـــــ ایک شاعر کہتا ہے ؎

خط کے آنے سے ہوا معلوم جانا حسن کا

نو خطوں نے اب نکالا پیش خانہ حسن کا

شعائرِ اسلام کا مذاق اڑایا، حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنایا گیا اور سب نے ٹھنڈے دل سے سُنا اور خاموشی سے تماشا دیکھا ـــــ کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ ٹوکتا ـــــ شاعر کے لئے چہرۂ بے ریش ہی گہوارۂ حسن و جمال ہے ـــــ داڑھی کیا نکلی گویا حسن و جمال کا سارا بکھیڑا ابھیل گیا ـــــ سبحان اللہ! اس معیارِ حسن پر ماتم کیجئے جو دیکھتے ہی دیکھتے ایک مختصر سی داڑھی کی نذر ہو گیا ـــــ انگریزی شاعر کیٹس نے کیا خوب کہا ہے :-

"حُسن، صداقت ہے ـــــ اور صداقت حسن ہے، دنیا میں رہ کر یہی ہمیں جاننا چاہیئے اور اسی کی ہم کو ضرورت ہے "

Marfat.com

ہاں جس طرح سچائی کو زوال نہیں اسی طرح حسنِ حقیقی کو بھی زوال نہیں یہ وہ جمال ہے جو پسندیدہ جمیل ہے ——— اَللّٰہُ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ ———

چنانچہ قرآن میں جہاں ابلیس کی چال چلنے والوں اور اس کی امیدیں اور دعووں سے لو لگانے والوں کے لئے یعنی حسنِ حقیقی سے روگردانی کرنیوالوں کے لئے یہ وعید ہے :-

اُولٰٓئِکَ مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ ز وَلَا یَجِدُوْنَ عَنْھَا مَحِیْصًا ۝ [1]

" یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ اس سے بچ نکلنے کی جگہ نہ پائیں گے "

وہاں اللہ و رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے چاہنے والوں اور ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے والوں یعنی حسنِ حقیقی کے پرستاروں کے لئے یہ خوشخبری اور بشارت بھی ہے :-

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ط وَعْدَ اللّٰہِ حَقًّا ط وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ

---

[1] القرآن الحکیم ، سورۃ النسآء ، ۱۲۱

Marfat.com

قِيلًا ۝ ؎

" جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اچھے کام کئے
تو ہم ان کو ایسے باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں
بہہ رہی ہیں ، یہ لوگ یہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ، اللہ کا یہ وعدہ
سچا ہے اور کوئی ہے جس کی بات اللہ سے زیادہ سچی ہو ؟"

؎ القرآن الحکیم ، سورۃ النساء ، ۱۲۲

Marfat.com

۸

کبھی کبھی دل یہ سوال کرتا ہے کہ جب داڑھی اسلام کی عظیم نشانی ہے اور پہلے پہل غیر مسلم اہلِ کتاب اور کفار و مشرکین نے اس نشانی کو مٹایا تو آخر ہم اس کو کب سے مٹانے لگے اور کیوں مٹانے لگے؟ —— ہم نے صدیوں اس نشانی کی حفاظت کی، پھر یہ خود بخود کیا ہوا کہ اپنے ہاتھوں اپنی نشانیاں فنا کرنے لگے؟ —— آخر یہ انقلاب آیا تو کیسے آیا؟ —— یہ آفت آئی تو کیونکر آئی؟ —— ؎

متاعِ راحت و شادیٔ ما بغارت داد
چہ فتنہ بود کہ ناگہ درآمد از درِ ما

سوال بڑا معقول ہے —— ایک ولیِ کامل حضرتِ ابوبکر ورّاق علیہ الرحمہ سے اس سوال کا بصیرت افروز جواب سنئے! —— آپ فرماتے ہیں :-

اَلنَّاسُ ثَلٰثَۃٌ، اَلْعُلَمَآءُ وَالْاُمَرَآءُ وَالْفُقَرَآءُ فَاِذَا فَسَدَ الْعُلَمَآءُ فَسَدَ الطَّاعَۃُ وَالشَّرِیْعَۃُ وَاِذَا فَسَدَ الْاُمَرَآءُ فَسَدَ الْمَعَاشُ وَاِذَا فَسَدَ الْفُقَرَآءُ فَسَدَ الْاَخْلَاقُ [۱]

---

[۱] علی ہجویری : کشف المحجوب ، (مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۳ء) ، ص ۱۱۴

Marfat.com

"تین قسم کے لوگ ہیں علماء، امراء اور فقراء ——— جب علماء میں تباہی آتی ہے تو بندگی اور شریعت کی پابندی دونوں ڈانواڈول ہو جاتے ہیں ——— جب امراء میں تباہی آتی ہے تو لوگوں کی گزر بسر اور معاش میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور جب فقراء میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو اخلاق غت ربود ہو کر رہ جاتے ہیں۔"

بادشاہوں اور وزیروں کی تباہی ظلم سے ہوتی ہے' لالچ و حرص سے علماء تباہ ہوتے ہیں اور ریاء و نام و نمود سے فقراء خاک میں مل جاتے ہیں ——— جب تک بادشاہ' وزیر علماء سے منہ نہیں موڑتے' تباہ نہیں ہوتے ——— اور جب تک علماء' بادشاہوں اور وزیروں کی صحبت سے دور رہتے ہیں' تباہ نہیں ہوتے اور جب تک فقراء' نام و نمود کی خواہش سے دور رہتے ہیں' تباہ نہیں ہوتے۔

اگر تاریخ اسلام کو پڑھا جائے (خصوصاً اس صدی کی تاریخ کو) تو ہمیں بہت سے ایسے علماء ملیں گے جن کی تباہی نے افرادِ ملت کے دلوں سے بندگی کی لذت چھین لی اور شریعت و طریقت کا باغی بنا دیا ——— سچ کہا ہے کہ ساری مخلوقِ الٰہی کی تباہی۔ بربادی علماء، امراء اور فقراء کی تباہی میں مضمر ہے ———

Marfat.com

۹

داڑھی کو اللہ نے پسند کیا، اس کے رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے پسند کیا، اس کے فرشتوں نے پسند کیا ——— اور پھر صحابہ نے سینہ سے لگایا، چاروں اماموں نے اس کی حرمت کا اعلان کیا ——— بزرگوں نے اپنے چہروں کو اس سے زینت بخشی ———

پہلے اوراق میں اللہ جل مجدہ اور اس کے رسولِ کریم (علیہ التحیۃ والتسلیم) کے احکام وارشادات بیان کئے گئے ——— اب کچھ فرشتوں کی باتیں سن لیں، پھر ائمہ اربعہ اور بزرگوں کی باتیں سنائیں گے :-

(ا) قَدْ ذُکِرَ فِی بَعْضِ الْاَخْبَارِ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً یُقْسِمُوْنَ وَالَّذِیْ زَیَّنَ بَنِیْ اٰدَمَ بِاللُّحٰی [1]

"بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے یوں قسم کھاتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے اولادِ آدم کو داڑھی سے زینت بخشی۔"

(ب) اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً تَسْبِیْحُھُمْ سُبْحٰنَ مَنْ زَیَّنَ الرِّجَالَ

---

[1] ابوحامد محمد بن محمد الغزالی : احیاء علوم الدین، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ، ص ۲۳)

Marfat.com

بِاللُّحٰی وَالنِّسَآءَ بِالْقُرُوْنِ [1]

"بے شک اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں جو اس طرح اللہ کا ذکر کرتے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھیوں سے زینت بخشی اور عورتوں کو زلفوں سے۔"

آسمان و زمین میں داڑھی کی یہی قدر و منزلت تھی جس نے صحابہ کو اس کا آرزو مند بنایا ——— شریح قاضی جو حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں قاضی تھے، ان کی پیدائشی داڑھی نہ تھی جس سے وہ بہت رنجیدہ رہتے تھے اور کبھی کبھی عالمِ حزن و یاس میں فرمایا کرتے تھے:-

"میری آرزو ہے کاش دس ہزار دے کر داڑھی مل جاتی" [2]

اسی طرح احنف بن قیس جو مشہور تابعی ہیں وہ بپیدائشی طور پر اس نعمت سے محروم تھے، ان کے دوست احباب کہتے تھے:-

"اگر بیس ہزار میں بھی داڑھی ملتی تو احنف کیلئے خرید لیتے" [3]

---

[1] ابو حامد محمد بن محمد غزالی : کیمیائے سعادت ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۴۰)
[2] لمعۃ الضحیٰ : (مطبوعہ لاہور) ص ۲۴
[3] ایضاً : ص ۲۴

Marfat.com

۱۰

فقہ اسلامی کے چاروں اماموں نے داڑھی منڈانا حرام لکھا ہے اور داڑھی رکھنا واجب ——— کوئی ایسا نہیں جس کا ذرہ برابر منڈانے کی طرف جھکاؤ محسوس ہو ——— ہر مسلکِ فکر نے اس کا احترام کیا ہے اور اس کو قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا ہے۔

(ا) امام محمد فرماتے ہیں :۔

وَكَذَا يَحْرُمُ عَلَى الرَّجُلِ قَطْعُ لِحْيَتِهٖ [1]

" اور اسی طرح مرد کو داڑھی منڈانا حرام ہے "

(ب) فقہ حنفی کی کتاب درِ مختار میں ہے :۔

يَحْرُمُ عَلَى الرَّجُلِ قَطْعُ لِحْيَتِهٖ [2]

" مرد کے لئے داڑھی منڈانا حرام ہے "

(ج) فقہ شافعی کی کتاب شرح العباب میں ہے :۔

قَالَ الْأَذْرَعِيُّ الصَّوَابُ تَحْرِيْمُ حَلْقِهَا جُمْلَةً

---

[1] کتاب الآثار ، (بحوالہ میرٹھی ، داڑھی کی قدر و قیمت ، میرٹھ ، ص ۲۱)

[2] در المختار شرح تنویر الابصار ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۳۴)

Marfat.com

بِغَيْرِ عِلَّةٍ وَقَالَ ابْنُ الرَّافِعِ اِنَّ الشَّافِعِيَّ نَصَّ فِي الْاُمِّ بِالتَّحْرِيْمِ ؎۱

" امامِ اذرعی فرماتے ہیں کہ صحیح یہی ہے کہ بلاضرورتِ شدیدہ داڑھی منڈانا حرام ہے اور امام ابنِ رافع کہتے ہیں کہ کتاب " اُم " میں خود امامِ شافعی نے اس کے حرام ہونے کی تصریح کی ہے "

(ھ) فقہ مالکیہ کی کتاب " الابداع " میں ہے :-

مَذْهَبُ السَّادَةِ الْمَالِكِيَّةِ حُرْمَةُ حَلْقِ اللِّحْيَةِ وَكَذَا قَصُّهَا اِذَا يَحْصُلُ بِهٖ مُثْلَةٌ ؎۲

" حضراتِ مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ داڑھی منڈانا حرام ہے اور اسی طرح اس کا کتروانا بھی حرام ہے جب کہ اس سے صورت بگڑے "

(و) مؤطا امامِ مالک میں ہے :-

كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَلَقَ رَأْسَهٗ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهٖ وَشَارِبِهٖ ؎۳

" ابنِ عمر حج یا عمرہ کرتے وقت جب سر منڈایا کرتے تھے تو اپنی داڑھی اور مونچھوں سے بھی لیا کرتے تھے "

؎۱ سید جمال الدین عبد اللہ بن محمد الحسینی ، شرح العباب (بحوالہ میرٹھی ، داڑھی کی قدر و قیمت ' میرٹھ ، ص ۲۱)

؎۲ الابداع فی مضار الابتداع ، (بحوالہ ظاہر شاہ ، داڑھی قرآن و حدیث کی روشنی میں ' مدین ، ص ٦٧)

؎۳ امام ابو عبد اللہ مالک بن انس ، مؤطا امام مالک ، مطبوعہ دہلی ، ص ۱۵۵

Marfat.com

(س) فقہ حنبلی کی کتابوں شرح المنتہی اور شرح منظومۃ الادب میں ہے :-

اَلْمُعْتَمَدُ حُرْمَۃُ حَلْقِھَا وَمِنْھُمْ مَنْ صَرَّحَ بِالْحُرْمَۃِ وَلَمْ یَحْکِ خِلَافًا کَصَاحِبِ الْاِنْصَافِ[1]

" معتبر قول یہی ہے کہ داڑھی منڈانا حرام ہے اور بعض علماء مثلاً مؤلفِ انصاف نے حرمت کی تصریح کی ہے اور اس حکم میں کسی کا بھی خلاف نقل نہیں کیا "

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ فقہِ اسلامی کے چاروں امام اس پر متفق ہیں کہ داڑھی منڈانا حرام ہے جو اماموں کی تقلید نہیں کرتا، اس کے لئے قرآن و حدیث کا ارشاد کافی ہے ——— تاریخ شہادت دیتی ہے کہ دورِ رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد سے دورِ صحابہ، دورِ تابعین، دورِ تبع تابعین اور اس کے بعد کے ادوار میں گزشتہ تیرہ سو برس میں کسی ولی، صوفی، عالم، حافظ، قاری نے داڑھی کو صاف نہیں کرایا بلکہ عامۃ المسلمین میں اس کو حسن و جمال کی نشانی سمجھا جاتا تھا ——— ہاں چودھویں صدی کے آغاز سے انقلابات آئے اور ان آنکھوں نے بہت کچھ دیکھا۔

عرض کیا جا چکا ہے کہ داڑھی کو اگر صاف کرایا ہے تو یہودیوں نے عیسائیوں نے، مجوسیوں نے، دہریوں نے اور ہندوؤں نے ——— اب یہ ہر مسلمان کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا دامن

---

[1] (ل) شرح المنتہی۔ (بحوالہ ظاہر شاہ، داڑھی قرآن و حدیث کی روشنی میں، مدین۔ ص ۷)
(ب) شرح منظومۃ الادب (بحوالہ مذکورہ)

Marfat.com

والبستہ کرنے کے بعد کیا وہ یہ پسند کرے گا کہ وہ راہ اختیار کرے جو خدا اور رسول کے دشمنوں نے اختیار کی — عقل بھی یہی کہتی ہے اور دل بھی یہی کہتا ہے کہ ایسا نہ کرنا چاہیئے — محبت ہوتے ہوئے دشمن محبوب کی چال پر چلنا ناممکن ہے — تو جو بھی چلا، غیر شعوری طور پہ چلا — دیکھا دیکھی چلا — اس کو خبر نہیں کہ اس نے کیا کیا اور وہ کیا کر رہا ہے ؟ — خبر ہوتی تو کیوں کرتا؟ — محبت ہوتے ہوئے اغیار کی راہ پر چلنا ناممکن ہے — ہاں محبوب کی راہ پر چلنا آسان ہے — یہ ایک نفسیاتی حقیقت ہے — مگر افسوس ہم نے آسان کو مشکل بنا دیا اور مشکل کو آسان ع

دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں!

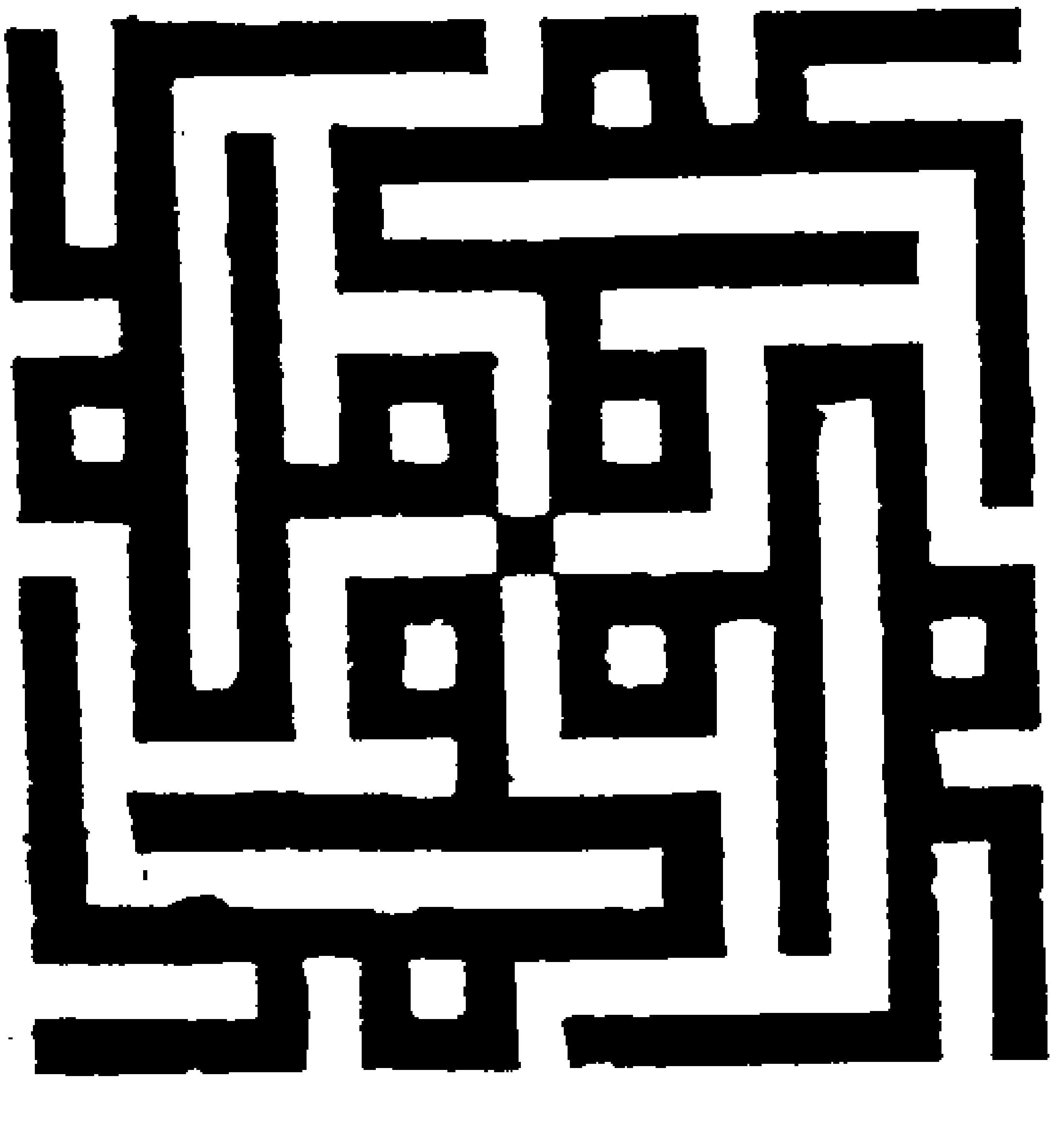

Marfat.com

۱۱

یہ تو آپ نے دیکھ لیا کہ داڑھی کا حکم عرشِ بریں سے آیا، اس کے فرشتوں نے آسمان کی بلندیوں میں اس کا چرچا کیا، اس کے رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے عمل کر کے اپنے متوالوں کو طاعت و بندگی کا سلیقہ بتایا ——— پھر اہلِ بیتِ اطہار نے عمل کیا، صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے عمل کیا، تابعین نے عمل کیا، تبع تابعین نے عمل کیا ——— الغرض عمل کا یہ سلسلہ آج تک ختم نہ ہوا ——— ہاں پوچھنے والا یہ پوچھ سکتا ہے کہ اس رؤف و رحیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اس کا کوئی پیمانہ بھی متعین فرمایا؟ ———
شریعت میں کوئی چیز بے پیمانہ نہیں ——— ہر چیز کا ایک پیمانہ ہے ——— ہر چیز کی ایک حد ہے ——— کوئی چیز لامحدود اور غیر معین نہیں کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا[1] ——— وہ ہمارے لئے آسانیاں چاہتا ہے، دشواریاں نہیں ——— یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ[2] ——— وہ

---

[1] القرآن الحکیم ، آلِ عمران ، ۲۸۶

[2] ایضاً ، البقرہ ، ۱۸۵

Marfat.com

اپنے بندوں پر رحیم و کریم ہے ——— کَتَبَ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ [1]
——— بیشک اس نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو داڑھی رکھنے کا حکم دیا تو کوئی پیمانہ بھی بنایا ہو گا ——— !

شریعت نے کوئی ایسی بڑی ذمہ داری عائد نہیں کی جو خلافِ فطرت ہو اور فطرتِ انسانی پر گراں ہو ——— جو فرض عائد کیا گیا وہ تقاضائے فطرت ہے بلکہ عینِ فطرت، کہ اسلام دینِ فطرت ہے ——— لمبی چوڑی داڑھی کی ضرورت نہیں ——— صرف ایک مشت کافی ہے جو ظاہری و معنوی حسن و جمال کو دوبالا اور شوکت و صولت کو دوچند کرتی ہے ———
یہ بات سرکارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم، اہلِ بیتِ کرام اور صحابۂ عظام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے عمل سے ثابت ہے ——— اس پیمانے سے کم کسی سے ثابت نہیں ——— ہاں ہم گنہ گاروں کے عمل سے ضرور ثابت ہے، ثبوت و حجت کے لئے ہمارا عمل، عقل و دل دونوں کے لئے ہیچ ہے ———

آئیے! تاجدارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوں اور آپ کو ایک نظر بھر کے تو دیکھیں ——— مگر کسی کی تاب ہے کہ نظر بھر کے دیکھے؟ ع

پامال اِک نظر میں ثبات و قرار ہے!

---

[1] القرآن الحکیم، الانعام، ۱۲

تو پھر ان کے پاس چلیں جو دیدار سے مشرف ہو چکے ہیں ـــــــ سنو وہ کیا کہتے ہیں :۔

(د) اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْخُذُ مِنْ لِحْیَتِہٖ مِنْ طُوْلِھَا وَمِنْ عَرْضِھَا [1]

" نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک کے طول و عرض سے لیا کرتے تھے "

سید علی زادہ، شرح شرعۃ الاسلام میں لکھتے ہیں :۔

(وَکَذٰلِکَ اِحْفَاءُ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْیَۃِ فَاِنَّہٗ) اَیِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (کَانَ یَاْخُذُ مِنْ عَرْضِھَا وَطُوْلِھَا) اِذَا زَادَ عَلٰی قَدْرِ الْقُبْضَۃِ (و) کَانَ یَفْعَلُ (ذٰلِکَ الْاَخْذَ فِی الْخَمِیْسِ اَوِ الْجُمُعَۃِ) وَلَا یَتْرُکُہٗ مُدَّۃً طَوِیْلَۃً فَوْقَ الْاُسْبُوْعِ [2]

" (اور یونہی لبیں پست کرنا اور داڑھی بڑھانا ہے کیونکہ آپ) یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی ریش مبارک کے طول و عرض سے لیا کرتے تھے) جبکہ ریش مبارک مٹھی بھر سے زائد ہوتی (اور) یہ

---

[1] ترمذی شریف ، ج ۲ ، ص ۳۹۴

[2] سید علی زادہ ، شرح شرعۃ الاسلام ، ج ۱ ، ص ۲۹۸

Marfat.com

(یعنی ریش مبارک سے لینے کا عمل جمعرات یا جمعہ کو) کیا کرتے تھے
اور زیادہ سے زیادہ تاخیر ایک ہفتہ کی ہوا کرتی تھی۔"

(ب) حضرتِ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

كَانَتْ لِحْيَتُهُ قَدْ مَلَأَتْ مِنْ هٰهُنَا اِلٰى هٰهُنَا، وَاَمَرَّ يَدَيْهِ عَلٰى عَارِضَيْهِ [1]

" حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی (یہ کہتے ہوئے حضرتِ انس نے اپنے دونوں رخساروں پر ہاتھوں کو پھیرا)"

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک غیر معمولی لمبی ہوتی تو حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوپر سے نیچے کی طرف اشارہ فرماتے لیکن آپ نے ایسا نہ کیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ریش مبارک سینہ کے اوپر ہی پھیلی ہوئی تھی چنانچہ ایک حدیث شریف میں آتا ہے :۔

(ج) كَثُّ اللِّحْيَةِ تَمْلَأُ صَدْرَهُ [2]

" گھنی داڑھی جس سے سینہ مبارک بھرا بھرا معلوم ہوتا تھا"

یہاں بھی یہ نہ کہا گیا کہ ریش مبارک شکم مبارک پر پھیلی ہوئی تھی —— یک مشت داڑھی ہی سینے پر پھیلتی ہے —— غیر معمولی داڑھیاں سینے

---

[1] لمعۃ الضحیٰ ، ص ۱۹

[2] عیاض بن موسیٰ ، القاضی ابوالفضل ، کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ، ج ۱ ، ص ۳۸

Marfat.com

سے شکم تک جا پہنچتی ہیں۔

بعض اخبار و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایک مشت داڑھی رکھا کرتے تھے، اس سلسلے میں مندرجہ ذیل آثار و اخبار قابلِ توجہ ہیں :-

(ا) وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ خُذُوا مَا تَحْتَ الْقَبْضَةِ [1]

"حضرتِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے تھے، مشت سے زیادہ کاٹ دو۔"

(ب) وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ عَنْ قُبْضَتِهٖ جَزَّهٗ [2]

"حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیتے، مٹھی سے زیادہ ہوتی، کتر دیتے۔"

(ج) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهٗ كَانَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهٖ ثُمَّ يَقُصُّ مَا تَحْتَ الْقَبْضَةِ [3]

---

[1] محی الدین عبدالقادر : الغنیۃ لطالبی طریق الحق ، مطبوعہ قاہرہ ۱۳۷۶ھ ، ص ۱۴

[2] ایضاً : ص ۱۴

[3] آثار ابوحنیفہ : (بحوالہ فتح القدیر للعلامہ ابن الہمام ، مطبوعہ مصر ، ج ۱ ، ص ۷۷،۷۶)

Marfat.com

" حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ تعالے عنہما داڑھی کو مٹھی میں لیتے پھر مٹھی سے جتنی زیادہ ہوتی، کتر ڈالتے "

(د) عَنْ مَرْوَانَ ابْنِ سَالِمٍ الْمُقَنَّعِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقْبِضُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَى الْكَفِّ [1]

" مروان بن سالم المقنع کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیا، پھر مٹھی سے زیادہ کاٹ لی "

(ھ) عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ قَالَ كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْبِضُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَيَاْخُذُ مَا فَضَلَ عَنِ الْقُبْضَةِ [2]

" ابوزرعہ کہتے ہیں کہ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیتے، پھر مٹھی سے جتنی زیادہ ہوتی کاٹ دیتے "

بہر کیف مندرجہ بالا اخبار و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ریش مبارک کو طول و عرض میں لیا کرتے تھے، ریش مبارک گھنی تھی اور سینہ بھرا بھرا معلوم ہوتا تھا اور صحابہ کرام ایک مشت داڑھی رکھا کرتے تھے اس لئے فقہائے کرام نے ایک مشت داڑھی کو مسنون لکھا ہے :-

---

[1] ابوداؤد و نسائی ۔ (بحوالہ فتح القدیر، ص ۷۶، ۷۷)

[2] بخاری شریف ۔ (بحوالہ مذکورہ، ص ۷۶، ۷۷)

Marfat.com

(ا) وَالسُّنَّةُ قَدْرُ الْقُبْضَةِ فَمَا زَادَ قُطِعَهٗ [1]

"ایک مشت داڑھی ہی سنت ہے، اس سے جو زائد ہو اسے کاٹ دیا جائے"

(ب) اَلسُّنَّةُ فِيهَا الْقُبْضَةُ [2]

"ایک مشت داڑھی مسنون ہے"

(ج) وَلَا يَفْعَلُ لِتَطْوِيْلِ اللِّحْيَةِ اِذَا كَانَتْ بِالْقَدْرِ الْمَسْنُوْنِ وَهُوَ الْقُبْضَةِ [3]

"داڑھی کو لمبائی سے نہ لے جب کہ وہ سنت کے مطابق ہو ـــــ اور سنت کے مطابق داڑھی ایک مشت ہے"

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک مشت سے زیادہ داڑھی کاٹ دیا کرتے تھے، چنانچہ حدیث میں آتا ہے:۔

(د) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ لِحْيَتَهٗ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ [4]

"ابنِ عمر رضی اللہ عنہما جب حج کرتے یا عمرہ کرتے (تو دیکھا گیا) کہ اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیتے، جتنی زائد ہوتی، کاٹ دیتے"

---

[1] ابن نجیم، زین العابدین بن ابراہیم بن محمد : البحرالرائق (بحوالہ "داڑھی قرآن و حدیث کی روشنی میں" ص ۴۵)

[2] درالمختار (بحوالۂ مذکورہ)

[3] ابوالحسن علی بن ابوبکر بن عبدالجلیل : الهدایه ، ج۱ ، ص ۲۲۱

[4] صحیح بخاری ، ج۲ ، ص ۸۷۵

Marfat.com

(ھ) عنایہ میں ہے :-

إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقْبِضُ عَلٰى لِحْيَتِهِ وَ يَقْطَعُ مَا وَرَاءَ الْقَبْضَةِ[1]

" حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیکر جتنی زیادہ ہوتی، کاٹ دیتے ۔"

(و) حضرت امام محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی یہی تحریر فرمایا ہے کہ ایک مشت داڑھی رکھنا سنت ہے، آپ فرماتے ہیں :-

وَالسُّنَّةُ فِيْهَا الْقُبْضَةُ وَهُوَ اَنْ يَقْبِضَ الرَّجُلُ لِحْيَتَهٗ فَمَا زَادَ مِنْهَا عَلٰى قُبْضَةٍ قَطَعَهٗ[2]

" داڑھی ایک مشت ہی سنت ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنی داڑھی کو مٹھی میں لے مٹھی سے جتنی داڑھی باہر نکل آئے اس کو کاٹ دے ۔"

لیکن ایک مشت ہوتے ہوئے داڑھی کاٹنا شرعاً حرام ہے :-

(ز) تَقْصِيْرُ اللِّحْيَةِ مِنْ قَدْرِ الْمَسْنُوْنِ وَهُوَ الْقُبْضَةُ حَرَامٌ[3]

---

[1] محمد بن محمود البابرتی ، عنایہ علی الہدایہ ، ج ۲ ، ص ۷۶

[2] کتاب الآثار ، (بحوالہ " داڑھی قرآن وحدیث کی روشنی میں ، ص ۴۸)

[3] ا.ر.زائق ، (بحوالہ مذکورہ)

Marfat.com

" داڑھی اگر سنت کے مطابق ایک مشت ہے تو پھر اس میں سے
کاٹنا حرام ہے ۔"

کیونکہ ایک مشت سے کم داڑھی رکھنا مسلمانوں کے شعار میں نہیں بلکہ شعارِ اغیار ہے جیسا کہ فتح القدیر میں ہے :-

(ب) اَلْاَخْذُ مِنْ دُوْنِ اللِّحْيَةِ وَهِيَ دُوْنَ الْقُبْضَةِ كَمَا يَفْعَلُهُ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَ مُخَنَّثَةِ الرِّجَالِ الخ [۱]

" ایک مشت سے کم داڑھی ہو تو اس میں سے لینا ایسا ہی ہے
جیسے بعض مغربی زنانے زنخے کرتے ہیں ۔"

ہاں ایک مشت سے زیادہ ہو تو کاٹنا واجب ہے جیسا کہ نہایہ میں ہے :-

(ج) وَصُرِّحَ فِي النِّهَايَةِ بِوُجُوْبِ قَطْعِ مَا زَادَ عَلَى الْقُبْضَةِ [۲]

" اور نہایہ میں اس کی صراحت موجود ہے کہ داڑھی ایک مشت
سے زیادہ ہو تو اس کا کاٹنا واجب ہے ۔"

یہاں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ داڑھی تو ایک مشت ہے لیکن اس کو دھاگے سے باندھ لیا گیا ہے جیسا کہ سندھ، بلوچستان اور راجپوتانہ کے بعض قبائل کرتے ہیں تو ایسا کرنا بھی شرعاً جائز نہیں، چنانچہ حدیث میں آیا ہے :-

---

[۱] فتح القدیر ، ج ۲ ، ص ۷۷

[۲] درالمختار ، (بحوالہ " داڑھی قرآن وحدیث کی روشنی میں " ص ۶۳)

Marfat.com

اِنَّہٗ مَنْ عَقَدَ لِحْیَتَہٗ ــــــــ فَاِنَّ مُحَمَّدًا بَرِیْٓئٌ مِّنْہُ [1]

" جس نے اپنی داڑھی کو باندھ لیا پس بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے بے تعلق و بیزار ہے "

بعض جواں سال علماء اس شرم سے کہ چھوٹی سی عمر میں بڑی سی داڑھی ــــــــ اپنی داڑھی کو مسوس مسوس کر ٹھوڑی کے نیچے سمیٹتے رہتے ہیں اور اعفارِ خفی کو اعفارِ جلی پر ترجیح دیتے ہیں، تو ایسے حضرات حدیثِ مذکور کے ذیل میں تو نہیں آتے مگر اس حدیث کے ہوتے احتیاط اسی میں ہے کہ داڑھی کو مسوس کر الیسا نہ بنا دیا جائے کہ دیکھنے میں لپٹی ہوئی، بندھی ہوئی اور ایک مشت سے چھوٹی نظر آئے حالانکہ حقیقۃً وہ شریعت کے مطابق ہے مگر اٹھان ہی ایسی ہے کہ چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔

بہر حال شرعاً تو داڑھی ایک ہی مشت ہے لیکن جو لوگ اتنی ہمت نہیں کر سکتے وہ بسم اللہ تو کریں اور اللہ کے لئے جتنی رکھ سکتے ہیں، رکھیں انشاء اللہ تعالےٰ توفیقِ الٰہی شاملِ حال رہے گی، مگر ایک مشت سے کم داڑھی پر قانع نہ رہنا چاہیے ــــــــ ہمتِ بلند تو جنت پر بھی قانع نہیں رہتی ؎

قانع نیم از بہشت نیز م بخشند !
از بخششِ خاص تا چہ چیزم بخشند

---

[1] نسائی شریف ، (بحوالہ اللمعۃ العنبر ، ص ۳۰)

Marfat.com

امید کہ صرف رونمائی تو شود
جانے کہ بروزِ رستخیزم بخشند!

لیکن یہ داڑھی فیشن کی پیروی میں نہ ہو جیسا کہ دیکھا جاتا ہے کہ کبھی اچانک داڑھیاں بڑھتی چلی جاتی ہیں، پھر اچانک ایک رَو آتی ہے کہ گھٹتی چلی جاتی ہیں —— تو ایسی موسمی داڑھیوں کو ثواب سے کوئی تعلق نہیں —— اصل چیز نیت، ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے :-

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ کَانَ هِجْرَتُهٗ اِلَی الدُّنْیَا یُصِیْبُهَا (الحدیث) ؎

" اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، ہر شخص جیسی نیت کریگا ویسا ہی پائے گا —— جس نے اللہ و رسول کے لئے ہجرت کی ہے تو اس کی ہجرت اللہ و رسول ہی کے لئے سمجھی جائیگی اور جس نے دنیا کے لئے ہجرت کی تو وہ اسی کو پائے گا —— "

داڑھی کی ساخت کا مسئلہ تو طے ہو گیا، اب مونچھوں کی ساخت کا بھی اندازہ ہو جائے تو اچھا ہے —— احادیث شریفہ میں مونچھیں گھٹانے اور کم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، بہت سی احادیث پیچھے گزر چکی ہیں ——

؎ علی ہجویری، کشف المحجوب، (مطبوعہ لاہور ۱۹۲۳ء)، ص ۶۷

Marfat.com

چند احادیث یہ ہیں :-

(ا) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُصُّ شَارِبَہٗ وَیُذْکَرُ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ کَانَ یَقُصُّ شَارِبَہٗ [1]

"حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اپنی مونچھ کم کرتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی یہی کرتے تھے۔"

(ب) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَجُوْسَ جَزُّوْا لُحَاهُمْ وَوَفَّرُوْا شَوَارِبَهُمْ وَاِنَّا نَحْنُ نَجُزُّ الشَّوَارِبَ وَنُعْفِی اللُّحٰی وَهِیَ الْفِطْرَةُ [2]

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجوس نے اپنی داڑھیاں کٹائیں اور مونچھیں بڑھائیں اور ہم ضرور مونچھیں کٹاتے ہیں اور داڑھیاں بڑھاتے ہیں اور یہ فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہے۔"

(ج) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْفُوْا

---

[1] ترمذی شریف ، ج ۲ ، ص ۱۱۸

[2] محمد صالح اویسی : نصرۃ الملہم فی سبلۃ المسلم ، (مطبوعہ لاہور) ، ص ۳۳

Marfat.com

الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی [۱]

" رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا کہ مونچھیں کٹاؤ اور داڑھیاں لمبی کرو "

(د) كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ شَارِبَهٗ وَيَقُوْلُ مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا [۲]

" رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں ترشواتے اور فرماتے کہ جو لبوں کو نہ ترشوائے وہ ہم میں سے نہیں "

ان احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں کٹانے اور کم کرنے کا حکم دیا ہے اور اس عمل کو فطرتِ انسانی کے عین مطابق قرار دیا ہے ـــــــ اب یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ کمی عرضاً (چوڑائی میں) اور طولاً (لمبائی میں) مطلوب ہے یا عموداً (اونچائی میں) بھی مطلوب ہے ـــــــ ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کمی طولاً و عرضاً ہی مطلوب ہے البتہ عموداً ابھی اختلاف ہے کہ اس کی نوعیت کیا ہو ـــــــ اصل بات یہ ہے کہ مونچھوں کے بال چوڑائی اور لمبائی میں اتنے کثرت سے نہ ہوں کہ لبوں سے نکل کر منہ پر آگریں اور منہ کو تقریباً ڈھانک دیں جیسا کہ اکثر کفار و ہنود اور دوسرے غیر مسلموں کو

---

[۱] ایضاً ، ص ۳۲

[۲] (ا) زاد المعاد ، ج ۱ ، ص ۱۶۱
(ب) سفر السعادہ ، ج ۲ ، ص ۳۳۷

Marfat.com

کو دیکھا جاتا ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے :-

(ا) عن عائشۃ قالت إن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا و شاربہ طویل فقال ائتونی بمقص و سواک فجعل السواک علی طرفہ ثم أخذ ما جاوزہ [1]

" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کی مونچھیں بڑھی ہوئی ہیں، آپ نے فرمایا میرے پاس قینچی اور مسواک لاؤ، آپ نے مسواک لبوں پر رکھی پھر اس سے زائد جو بال تھے انہیں کاٹ دیا۔"

دوسری حدیث میں ہے :-

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا رأی رجلا طویل الشارب یأخذ شفرۃ و سواکا فیضع السواک تحت الشارب و یقص علیہ [2]

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کسی آدمی کی مونچھیں بڑھی ہوئی دیکھتے تھے تو قینچی اور مسواک لیتے، پھر مسواک مونچھوں پر رکھ کر باقی کاٹ دیتے۔"

---

[1] نصرۃ الملہم فی سبلۃ المسلم ، ص ۱۱

[2] ایضاً ، ص ۱۱

Marfat.com

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ احادیث میں مونچھوں کو کم کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے اس سے مراد لبوں کو ترشوانا ہے کیونکہ بعض اوقات جزو بول کر کُل مراد لیتے ہیں، روزمرہ کی اصطلاح میں اگر لبوں کو کاٹا جائے تو اس کو مونچھیں کاٹنا ہی تصور کیا جائے گا ——— اس لئے مونچھوں کو داڑھی کا حصہ قرار دیتے ہوئے[1] مونڈنے کی ممانعت کی گئی ہے :

وَخَرَجَ بِقَصِّہٖ حَلْقُہٗ وَھُوَ مَکْرُوْہٌ وَقِیْلَ حَرَامٌ لِاَنَّہٗ مُثْلَۃٌ[2]

" کاٹنے (قص) کی قید سے، مونڈنا (حلق) خارج ہوا اس لئے مونچھیں مونڈنا مکروہ ہے، بعض کے نزدیک حرام ہے کہ یہ مثلہ ہے " (یعنی خود کو بے صورت بنانا)

چنانچہ حضرتِ امامِ مالک رضی اللہ عنہ مونچھیں منڈانے کو مثلہ کے حکم میں شامل کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس کو سزا دی جائے :-

وَکَانَ یَرٰی حَلْقَہٗ مُثْلَۃً وَیَأْمُرُ بِاَدَبِ فَاعِلِہٖ[3]

اسلام کے ہر عمل میں مقصد و حکمت کے ساتھ ساتھ حسن و جمال بھی ہے

---

[1] اِنَّ الشَّارِبَ بَعْضُ اللِّحْیَۃِ (بحرالرائق ، ج ۳ ، ص ۱۰)

[2] ملا علی قاری ، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ، ج ۱ ، ص ۳۰۱

[3] بدرالدین عینی ، عمدۃ القاری ، ج ۴ ، ص ۴۴

Marfat.com

——— اور جمیل وہی ہے جس سے مقصد فوت نہ ہو بلکہ وہ حصولِ مقصد میں معین ہو ——— مونچھوں کی اپنی جگہ ایک حقیقت ہے اور وہ چہرے کو سنوارنے اور بگاڑنے میں بڑا دخل رکھتی ہیں، اس لئے شارع علیہ السلام نے داڑھی کے ساتھ ساتھ اس کی طرف بھی توجہ فرمائی ——— اگر مونچھیں بالکل مونڈ دی جائیں تو چہرہ کچھ عجیب سا ہو جاتا ہے اور عورتوں سے ایک گونہ مماثلت ہو جاتی ہے جو شارع علیہ السلام کا مقصود نہیں، اس کے علاوہ اس سے بعض احادیث کی مخالفت بھی ہوتی ہے جن میں عورتوں سے مماثلت نہ پیدا کرنے اور مونچھیں گھٹانے اور کم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے ——— اور اگر مونچھیں آزاد چھوڑ دی جائیں تو قطع نظر اس کے کہ یہ عمل خلافِ احادیث ہوگا، خود انسان کیلئے تکلیف دہ ہوگا، خصوصاً کھاتے پیتے اور بولتے چالتے ——— اور اگر مونچھوں سے تکبر و غرور پیدا ہوتا ہو تو یہ بھی اسلامی اور اخلاقی دونوں پہلوؤں سے ہرگز مناسب نہیں ———

اس لئے شارعِ اسلام کا نہ یہ مقصود ہے کہ مونچھیں مونڈ کر عورتوں کے مماثل ہو جائیں اور نہ یہ مقصد ہے کہ حد سے زیادہ بڑھا کر متکبر و مغرور بنیں یا خود کو اور دوسروں کو تکلیف میں مبتلا کریں ——— میانہ روی کا تقاضا ہے کہ لبیں نہ بڑھنے دیں اور اوپر سے مناسب طور پر ہموار کرتے رہیں تاکہ وقارِ مردانگی برقرار رہے ——— اور اتباع سنت کی برکت سے محروم نہ رہیں۔

إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ

Marfat.com

۱۲

داڑھی کے معاملے میں بعض حضرات رواج کی پیروی کرنا چاہتے ہیں مگر فطرتِ بلند رواج کی مقلد نہیں ——— اسلام رواج کا خالق ہے ——— مسلمانوں کی بھی یہی شان ہونی چاہیئے کہ وہ اچھے اچھے رواجوں کو جنم دیں ع

ایام کا مرکب نہیں، راکب ہے قلندر

رواج کی پیروی تو پست ہمت کرتے ہیں ——— بلند ہمت نہیں کرتے ——— بلند ہمت، بلند ہمتوں کی پیروی کرتے ہیں اور اپنی بلند ہمتی کی ساکھ قائم رکھتے ہیں ———

بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اہل عرب بھی تو داڑھی منڈاتے ہیں ——— لیکن کوئی نامعقول بات کسی معقول انسان کے کرنے سے معقول نہیں ہو جاتی ——— اگر ایسا ہوتا تو جھوٹ سچ کی جگہ لے لیتا اور ریا، اخلاص کی جگہ لے لیتی کیونکہ دنیا کے بہت سے معقول اور مہذب انسان جھوٹ بولتے ہیں اور ریا کی خاطر کام کرتے ہیں ——— رہا اہل عرب کا معاملہ تو ان کی ہیبت و شوکت اور عزت و حرمت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے دم قدم سے ہے ——— اقبال نے خوب کہا ہے ع

محمد عربی سے ہے عالم عربی

Marfat.com

عرب سے اسلام کی ساکھ نہیں بلکہ اسلام سے عرب کی ساکھ قائم ہے ـــــــ پس اہلِ عرب کو اسلام کے معیار پر جانچو نہ کہ اسلام کو اہلِ عرب کے معیار پر ـــــــ بُرے سے بُرے کام کو بے چون وچرا کر لیا جاتا ہے اور جس نیک کام کو دل نہ چاہے تو اس میں ہزار مین میخ نکالی جاتی ہیں ـــــــ یہ معقول بات نہیں ـــــــ معقول بات یہ ہے کہ جب ہم کوئی کام کریں تو عقل و دل دونوں کو گواہ بنالیں۔

داڑھی منڈانا جرمِ شریعت ہی نہیں، جرمِ محبت بھی ہے ـــــــ یہ کوئی معمولی بات نہیں ـــــــ بہت بڑی بات ہے ـــــــ ہمارے بزرگوں اور عزیزوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے اور اس جرأتِ رندانہ سے کام لینا چاہیے جو عشقِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حاصل ہے ـــــــ بے شک محبت کی آگ سینوں میں دبی ہے ـــــــ ہزاروں چہرے سنتِ رسول سے مزین ہونے کے لئے ترس رہے ہیں ـــــــ ہزاروں کلیاں، کھلنے کیلئے تڑپ رہی ہیں ـــــــ ہزاروں پھول مہکنے کے لئے بیقرار ہیں ـــــــ ہاں اے عزیزو اور اے بزرگو! نسیمِ سحری بن جاؤ اور اپنے جان و تن سے گزر کر سارے عالم میں پھیل جاؤ ـــــــ

بعض حضرات داڑھی کو بہت ہلکا جانتے ہوئے کہتے ہیں کہ سنت ہی تو ہے ـــــــ مگر یہ سنت، واجب کا درجہ رکھتی ہے ـــــــ فرض اور واجب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عمل ہے جو آپ نے مسلسل کیا اور کبھی ترک نہ فرمایا، فرض کا ثبوت قرآن سے ملتا ہے اور واجب کا ثبوت حدیث سے ـــــــ ظاہری

Marfat.com

اعتبار سے ایک عمل کو فرض اور ایک کو واجب کہا جا سکتا ہے مگر معنوی اعتبار سے دونوں کی اہمیت مسلّم ہے ـــــ غور کیجئے تو معلوم ہوتا ہے کہ سنت ہی سے گزر کر فرض، فرض ہوتا ہے اور واجب، واجب ـــــ تو کسی عمل کا مسنون ہونا کوئی معمولی بات نہیں ـــــ نہ نگاہ محبت میں اور نہ نگاہِ شریعت میں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال واقوال کی اہمیت کو آپ کے رنگِ طبع سے معلوم کرنا چاہیئے ـــــ ہمیں چاہیئے کہ فقہی موشگافیوں کے بجائے صرف اور صرف آپ کی طبعی روش پر نظر رکھیں اور اسی روش پر چلنے کی پوری پوری کوشش کریں ـــــ یہ معلوم کرنا عاشق کا کام نہیں کہ فلاں عمل فرض ہے یا واجب یا سنّت ـــــ اس کو تو صرف یہ جاننا ہے کہ محبوبِ رب العالمین نے یہ عمل کیا یا نہیں ـــــ اگر کیا ہے تو بیشک وہ عمل کئے جانے ہی کے قابل ہے ـــــ اگر نہ کیا گیا تو ذلت و رسوائی کے سوا کچھ حاصل نہیں ـــــ خود سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں :-

جُعِلَ الذُّلُّ وَالصِّغَارُ عَلٰی مَنْ خَالَفَ أَمْرِیْ [1]

" جس نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی اللہ کی طرف سے اس پر ذلت و رسوائی مسلط کر دی گئی "

اور یہ ذلت وخواری کیوں مسلط کی گئی؟ ـــــ اس

[1] صحیح بخاری ، (بحوالہ لمعۃ الضحیٰ ، ص ۴۵)

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی ـــــــ اور جس نے آپ کو تکلیف دی، اس نے خدا کو تکلیف دی ـــــــ خود فرما رہے ہیں :-

مَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ [1]

"جس نے مجھے تکلیف پہنچائی، بے شک اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی،" اسی لئے قرآن کہہ رہا ہے :-

مَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ بَعْدَ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًاo [2]

"راہ ہدایت روشن ہونے کے بعد جو شخص رسول کی مخالفت کرے اور اس راہ پر چلے جو مسلمانوں کی راہ سے ہی نہیں تو جدھر اس نے رخ کیا ہے ہم ادھر ہی اس کا رُخ رکھیں گے اور اس کو جہنم میں ڈالیں گے اور یہ (جہنم) بہت ہی برا ٹھکانا ہے :"

جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ٹالا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اپنی بے تعلقی کا اظہار فرمایا ـــــــ ذرا غور تو کرو جو آن کے در سے نکالا گیا پھر اس کے لئے کہاں جائے پناہ! ـــــــ سنو سنو! وہ کیا فرما رہے ہیں :-

---

[1] محمد زکریا : داڑھی کی شرعی اہمیت ، (مطبوعہ کراچی) ، ص ۳۰

[2] القرآن الحکیم ، سورۃ النساء ، ۱۱۵

Marfat.com

(ا) لَيْسَ مِنَّا مَنْ عَمِلَ بِسُنَّةِ غَيْرِنَا [۱]

"وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے دشمن کی چال پر چلتا ہے۔"

(ب) مَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ [۲]

"جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا وہ میرا نہیں"

(ج) مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ [۳]

"جس نے میری سنت سے گریز کیا وہ میرا نہیں"

(د) مَنْ خَالَفَ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ [۴]

"جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ میرا نہیں"

(ھ) مَنْ اَخَذَ بِسُنَّتِيْ فَهُوَ مِنِّيْ وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ [۵]

"جس نے میری چال کو اپنا لیا وہ میرا ہے اور جس نے گریز کیا وہ میرا نہیں"

---

[۱] لمعۃ الضحیٰ : ص ۴۶

[۲] ابنِ ماجہ شریف : ص ۱۳۴

[۳] نسائی شریف : ج ۲ ، ص ۶۹

[۴] لمعۃ الضحیٰ : ص ۴۶

[۵] ایضاً : ص ۴۶

Marfat.com

۱۳

دنیا میں کتنے دن رہنا ہے ـــــــ آخر اُسی کے سامنے جانا ہے ـــــــ تو جب جان نکلے گی اور جانے والا وہاں جائے گا، زندگی بھر جس کے خیال سے دل لرزتا رہا ـــــــ اٹھانے والے اٹھائیں گے، جھنجوڑنے والے جھنجوڑیں گے اور پوچھنے والے پوچھیں گے :۔

مَنْ رَّبُّكَ ؟

" تیرا پروردگار کون ہے ؟ "

مَا دِیْنُكَ ؟

" تیرا مذہب کیا ہے ؟

مَا تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْكُمْ ؟

" اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے جو تم میں (تمہاری ہدایت کیلئے) بھیجا گیا ؟

ذرا دیکھو تو سہی، یہ کون ہیں ؟ ـــــــ ہاں وہ سامنے ہونگے ـــــــ دل مچل رہا ہو گا ـــــــ آنکھیں ندامت سے جھکی ہوں گی ـــــــ نظریں اٹھائیں تو کیونکر اٹھائیں ! ـــــــ ان کو دیکھیں تو کیونکر دیکھیں ـــــــ وہ منہ ہی نہیں جو ان کو دکھائیں ـــــــ عجیب کشمکش کا عالم ہو گا ؎

منہ چھپائے نہ بنے، سامنے آئے نہ بنے

Marfat.com

ہاں کہیں ایسا نہ ہو کہ جب ہم ان کو دیکھیں تو وہ ہم سے منہ پھیر لیں،
——— اگر ایسا ہوا تو قیامت کا عالم ہوگا——— حشر کا سماں ہوگا———
اور دل بہ زبانِ بے زبانی پکارے گا، اے محبوب! سب ٹھکراتے ہیں تو تیرے در پہ
آتے ہیں، اب اگر تو نے بھی ٹھکرا دیا تو کہاں جائیں؟
——— خدا نہ کرے کہ ایسی گھڑی آئے——— تو پھر ابھی سے تیاری کر لو———
——— کل وہ تم کو دیکھیں گے——— اپنے چہرے ایسے سنوارو کہ جب وہ
دیکھیں تو خوش ہو کر یہ کہیں کہ تُو تو ہمارا ہے——— ہاں ع

دنیا میں اور بھی کوئی تیرے سوا ہے کیا؟

ہاں جس طرف سے ہم آ رہے ہیں، جانا وہیں ہے——— دانائی
یہ ہے کہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، منزل کو سامنے رکھو——— ایک دم غافل
نہ ہو——— اللہ اللہ! ایک ضعیفہ وہ سبق دے گئی کہ رہتی دنیا تک یاد رہے گا
——— سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک بزرگ بیت المقدس
سے مصر جا رہے تھے——— راستے میں دور سے ایک مسافر آتا ہوا نظر آیا
——— قریب آنے پر معلوم ہوا کہ وہ ایک پردہ نشین ضعیفہ ہے———
دونوں کے درمیان جو سوال و جواب ہوئے، ذرا غور سے سنو! :-

بزرگ : مِنْ اَیْنَ؟

(بڑی بی! کہاں سے آ رہی ہو؟)

ضعیفہ : مِنَ اللّٰہِ!

(اللہ کے پاس سے)

Marfat.com

بزرگ : اِلیٰ اَینَ ؟

(کہاں جا رہی ہو ؟)

ضعیفہ :- اِلَی اللّٰہِ ! [1]

(اللہ تعالےٰ کے پاس)

بڑی بی نے کیسی عارفانہ اور عاقلانہ بات کہی ہے ——— بیشک سفرِ زندگی کی ابتدا بھی وہی ، انتہا بھی ——— جب ابتدا و انتہا وہی ہے تو پھر عقل و دل دونوں کا تقاضا ہے کہ کوئی کام ایسا نہ کیا جائے جو اس کی رضا کے خلاف ہو ——— ہر کام میں اس کی خوشنودی پیشِ نظر ہو ——— ابو حازم المدنی (رحمۃ اللہ علیہ) سے پوچھا :-

مَامَالُکَ ؟

(آپ کی جمع پونجی کیا ہے ؟)

جواب دیا :- اَلرِّضَا عَنِ اللّٰہِ وَالْغِنٰی عَنِ النَّفْسِ [2]

(میری جمع پونجی کیا پوچھتے ہو" ہاں اللہ کی خوشنودی اور مخلوق سے بے نیازی میری جمع پونجی ہے ۔"

حقیقت یہ ہے کہ اللہ اور رسول (علیہ التحیۃ والتسلیم) کی رضا زندگی ایک عظیم سرمایہ ہے ——— یہ نہیں تو کچھ نہیں ——— اس لئے اللہ تعالےٰ نے قسم کھا کر فرمایا ہے :-

---

[1] علی ہجویری ، کشف المحجوب ، ص ۸۱

[2] ایضاً ، ص ۲۰۷

Marfat.com

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ [1]

"تیرے رب کی قسم! لوگ مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ حکم بنائیں آپ کو ہر اس جھگڑے میں جو اُن کے درمیان پھوٹ پڑا ہو، پھر آپ جو فیصلہ کردیں تو اس سے دل تنگی محسوس نہ کریں بلکہ دل وجان سے تسلیم کرلیں (اور راضی برضاءِ رسول رہیں)"

اور جس نے اللہ و رسول (علیہ التحیۃ والتسلیم) کی خوشنودی و رضا کو سامنے رکھا تو اس کیلئے راحت ہی راحت ہے ——— سنو سنو! قرآن کیا کہہ رہا ہے:-

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ [2]

"جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کہا مانا تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی نبیوں میں، صدیقوں میں، جاں نثاروں میں، نیکو کاروں میں ——— اور یہ رفیق و ساتھی کتنے اچھے ہیں، یہ محض اللہ ہی کا فضل ہے اور

---

[1] القرآن الحکیم : سورۃ النساء ، ۶۵

[2] ایضاً : ایضاً ، ۶۹

Marfat.com

خدائے علیم کافی ہے ۔"

وقت آگیا ہے کہ ہم جرأت وہمتِ مردانہ کے ساتھ آگے بڑھیں —— اسی راہ پر چلیں جو رب العالمین اور رحمۃ للعالمین نے ہمارے لئے متعین کردی ہے —— اِدھر اُدھر نہ بھٹکیں —— سیدھے چلتے چلے جائیں —— ہر ایک ایک سنت کو زندہ کرتے چلے جائیں —— سنو سنو! وہ کیا کہہ رہے ہیں :-

اِنَّ لِکُلِّ عَمَلٍ شِرَّۃً وَّ لِکُلِّ شِرَّۃٍ فَتْرَۃٌ فَمَنْ کَانَتْ فَتْرَتُہٗ اِلٰی سُنَّتِیْ فَقَدِ اھْتَدٰی (الحدیث) [1]

" ہر کام کا ایک شباب ہوتا ہے اور ہر شباب کا ایک انحطاط، تو جو انحطاط کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے تو ہدایت پائیگا "

اور ایک اور خوشخبری سنو! :-

اَلْمُتَمَسِّکُ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ لَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَہِیْدٍ [2]

" جو شخص امتِ مسلمہ میں گڑبڑ کے وقت بھی میری سنت سے چمٹا رہا تو اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا "

ثواب اپنی جگہ، سب سے بڑی سعادت تو خود اطاعت و بندگی ہے عاشق کو ثواب سے کیا علاقہ؟ ؎

---

[1] احمد رضا خاں : لمعۃ الضحیٰ ، ص ۴۶

[2] طبرانی کبیر : (بحوالہ " داڑھی قرآن و حدیث کی روشنی میں "، ص ۷۵)

Marfat.com

تجھ سے مانگوں میں تجھی کو کہ سبھی کچھ مل جائے
سو سوالوں سے یہی ایک سوال اچھا ہے

اور ایران کا ایک شاعر باباطاہر عریاں، زبانِ پہلوی میں کہتا ہے ؎

ہزاراں ملکِ دنیا گر بدارم   ہزاراں ملکِ عقبیٰ گر بدارم
بورہ نہ دلبرم تاہاتہ واثرم   کیے. وئے نہ آں را گر بدارم [1]

" دنیا اور آخرت کے ہزاروں جہان میری نظر میں ہیچ ہیں، اے محبوب! اگر تو آئے تو پیارے بتاؤں کہ تیری دید میسر نہ آئے تو ان ہزاراں ہزار جہانوں کو لیکر میں کیا کروں؟ "

چاہنے والے ثواب کو نہیں دیکھتے، دلِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتے ہیں ـــــــ ان کا ہر عمل دلداریٔ محبوب کے لئے ہے ـــــــ یاد آیا ایک ایرانی، ایک مسلمان ہندوستانی شاعر مرزا قتیل (م ۱۲۴۰ھ/ ۱۸۲۴ء) کا غائبانہ طور پر دلدادہ ہو گیا ـــــــ ذوق و شوق میں جب وہ ہندوستان آیا اور شاعر سے ملنے اس کے گھر پہنچا تو وہ داڑھی مونڈ رہا تھا، ایرانی ہکّا بکّا رہ گیا ـــــــ پھر ان دونوں کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ دفترِ محبت کا ایک روشن باب ہے ـــــــ سنئے! :-

ایرانی : آغا ریش می تراشی؟

(جناب! کیا آپ داڑھی مونڈ رہے ہیں؟)

---

[1] باباطاہر عریاں، دوبیتی نامہ، (مطبوعہ کراچی ۱۹۷۴ء)، ص ۸۲

Marfat.com

مرزا قتیل : بلے! موئے می تراشم وے دلِ کسے نمی خراشم!

(ہاں داڑھی مونڈ رہا ہوں، کسی کا دل تو نہیں چھیل رہا)

ایرانی : آرے، دلِ رسول اللہ می خراشی!

(ہاں ہاں تُو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل چھیل رہا ہے!)

یہ سننا تھا کہ شاعر غش کھا کر گر پڑا ——— بہت دیر بعد جب ہوش آیا تو زبان پر یہ شعر تھا ؎

جزاک اللہ کہ چشمم باز کردی
مرا با جانِ جاں ہمراز کردی

" خدا تجھ کو جزائے خیر دے کہ تو نے میری آنکھیں کھول دیں اور مجھے محبوب کا راز دار بنا دیا "

میرے عزیزو اور میرے بزرگو! جب کبھی اپنا شیو بنایا کرو تو ایک لمحہ کے لئے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کر لیا کرو ——— شاید ان کی یاد تمہارے دل کی دبی چنگاری کو روشن کر دے اور عالمِ غیب سے آنے والی یہ صدا تمہارے دل تک پہنچ جائے ——— کہنے والا کہہ رہا ہے ——— تم کیا کر رہے ہو؟ ——— ارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل دُکھا رہے ہو ——— ہائے تم کیا کر رہے ہو؟

Marfat.com

۱۴

اسلام اور شعارِ اسلام کی محبت نے اپنے تو اپنے، غیروں پر بھی اپنا اثر دکھایا ہے ـــــ تیسری صدی ہجری کے اواخر اور چوتھی صدی ہجری کے اوائل کا ایک ایرانی جہاز ران بزرگ بن شہریار اپنے سفرنامے "عجائب الہند" میں تاریخ اسلام کا ایک حیرت انگیز واقعہ نقل کرتا ہے ـــــ اس نے تین صدیاں گزر جانے کے باوجود سیرتِ فاروقی کے کرشموں کو بچشمِ خود دیکھا ـــــ اللہ اکبر! ـــــ پہلی صدی ہجری میں محبت کی جو لہر آئی، تین صدیاں اس کو زائل نہ کر سکیں ـــــ

بزرگ بن شہریار کہتا ہے کہ لنکا سے دو ہندو پہلی صدی ہجری کے اوائل میں مدینہ منورہ پہنچے جہاں انہوں نے جو کچھ دیکھا اور بزرگ بن شہریار نے جو کچھ سنا اور دیکھا، آپ بھی دیکھیں اور سنیں :-

وَاَنَّهُمْ وَجَدُوْا صَاحِبَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَوَصَفَ لَهُمْ تَوَاضُعَهٗ وَاِنَّهٗ كَانَ یَلْبَسُ مُرَقَّعَةً وَیَبِیْتُ فِی الْمَسَاجِدِ فَتَوَاضُعُهُمْ لِاَجْلِ مَا كَانَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْغُلَامُ لُبْسُهُمُ الثِّیَابَ الْمُرَقَّعَةَ

Marfat.com

لِمَا ذَكَرَهُ مِنْ لُبْسِ عُمَرَ الْمُرَقَّعَةَ وَ مَحَبَّتِهِمْ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَ مَيْلِهِمْ اِلَيْهِمْ لِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِمَّا حَكَاهُ ذٰلِكَ الْغُلَامُ وَعَنْ عُمَرَ [1]

"اور انہوں نے بتایا کہ ان کی ملاقات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی اور جانشین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی ان کی خاکساری کا حال بھی بیان کیا کہ وہ پیوند لگے کپڑے پہنتے ہیں اور رات مسجد میں گزار دیتے ہیں، ان حالات کو سن کر لنکا والوں پر یہ اثر ہوا کہ یہ لوگ تواضع وانکساری کے لئے (حضرت عمر کی یاد میں) پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں اور مسلمانوں سے محبت کرتے ہیں اور ان کی طرف میلان رکھتے ہیں۔"

ایک گدڑی پوش جہاں بان و جہاں آرا کی سیرتِ مبارکہ کے اثرات آپ نے دیکھے؟ —— ہندو ہوتے ہوئے انہوں نے فاروقِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی ایک ایسی نشانی کو اپنے سینے سے لگایا جو کپڑوں کو خوبصورت نہیں بلکہ عیب دار بنا دیتی ہے —— مگر محبت کا یہ کمال ہے کہ وہ محبوب کی ہر شے کو حسین بنا دیتی ہے —— دل نسبتوں کو دیکھتا ہے، عقل نسبتوں کو نہیں دیکھتی —— عقل کی بصارت محدود ہے —— دل کی بصارت محدود نہیں، اس لئے جو دل پاتا ہے

---

[1] بزرگ بن شہریار: عجائب الہند (بحوالہ "ہندوستان عربوں کی نظر میں"، مرتبہ مسعود علی ندوی، مطبوعہ اعظم گڑھ ۱۹۶۰ء)، ص ۲۱۵

نوٹ:۔ لیڈن (ہالینڈ) سے ۱۸۸۶ء میں عجائب الہند کا فرانسیسی ترجمہ شائع ہوا جو فان ڈرلیٹ نے کیا تھا۔ مسعود

Marfat.com

عقل نہیں پا سکتی ——— تو جب وہ ہندو ہو کر فاروقِ اعظم کی یاد میں اپنے کپڑوں کو پیوندوں سے سجا سکتے ہیں تو ہم مسلمان ہو کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں داڑھیوں سے اپنے چہرے کیوں نہیں سجا سکتے ؟

ہمارے ایمان کی چنگاری راکھ میں دبی ہے ——— ہمت کر کے راکھ کے اس ڈھیر کو ہٹاؤ اور دنیا کو بتا دو کہ ہم صرف نام کے مسلمان نہیں، ہم ان کی ہزار ابر قربان ہیں ——— ہم محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فدا کار و جاں نثار ہیں ——— ہم مردہ نہیں، زندہ ہیں ——— ہم غافل نہیں، ہشیار ہیں ——— ہم بھول گئے تھے ——— ہماری فکر و نظر کو اغیار کی جادوگری نے بے اثر کر دیا تھا ——— لیکن اب جاگ گئے ہیں اور اس ساحری کے سارے اثرات ہماری قوتِ ایمانی سے بے اثر ہو گئے ———

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
پرنسپل
گورنمنٹ سائنس کالج سکرنڈ
(سندھ - پاکستان)

۱۲ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ
مطابق
۱۰ر اپریل ۱۹۷۹ء

Marfat.com

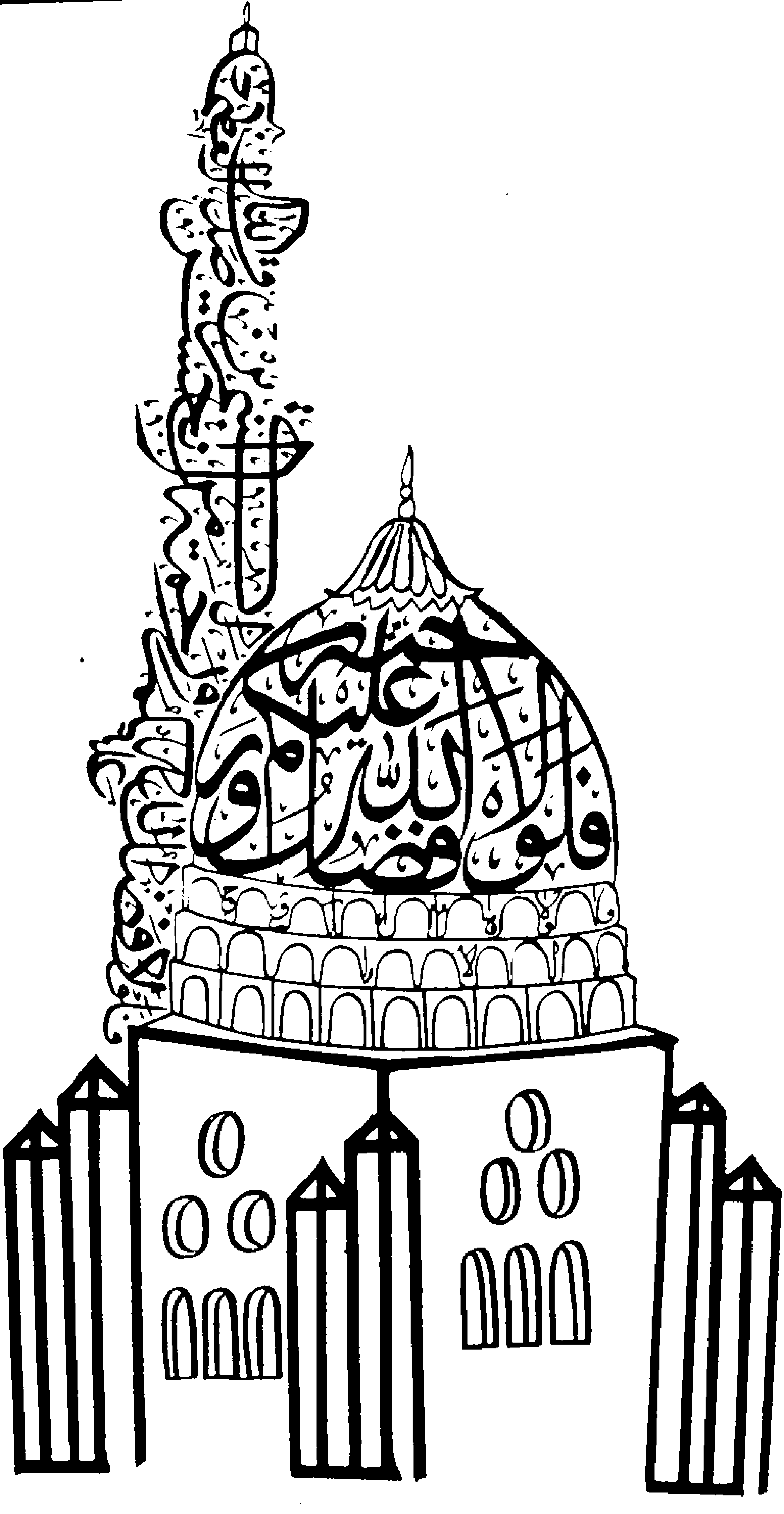

فلولا فضل الله عليكم ورحمته لكنتم من الخسرين ○

Marfat.com

ماخذ و مراجع

Marfat.com

صلوا علیه وآله

يا سيد السادات جئتك قاصدا

ارجو رضاك واحتمي بحماك

انت الذي لولاك ما خلق امرء

كلا ولا خلق الورى لولاك

انا طامع بالجود منك ولم يكن

لابي حنيفة في الانام سواك

صلی الله علیك وعلی آلك واصحابك وسلم دائما ابدا

Marfat.com

مآخذ و مراجع

ابنِ حجر عسقلانی ، ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی (م ۸۵۲ھ) : فتح الباری

ابنِ سعد ، الطبقات الکبریٰ (مطبوعہ بیروت)

ابنِ ماجہ قزوینی ، امام عبداللہ محمد بن یزید ربعی (م ۲۷۳ھ) : سننِ ابنِ ماجہ

ابنِ نجیم مصری ، زین العابدین بن ابراہیم بن محمد (م ۹۷۰ھ) : البحرالرائق

ابنِ ہمام سیواسی ، کمال الدین محمد بن عبدالواحد (م ۸۶۱ھ) : فتح القدیر (مطبوعہ مصر)

ابوالحسن علی بن ابوبکر بن عبدالجلیل : الھدایہ

احمد بن حنبل ، امام (م ۲۴۱ھ) : المسند

احمد رضا خاں بریلوی ، مولانا : لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ (۱۳۱۵ھ) ، (مطبوعہ لاہور)

باباطاہر عریاں (متوفی پانچویں صدی ہجری) : دوبیتی (مطبوعہ کراچی ۱۹۷۴ء)

بزرگ بن شہریار : عجائب الہند . (مطبوعہ لیڈن ۱۸۸۶ء)

البابرتی ، محمد بن محمود ، اکمل الدین (م ۷۸۶ھ) : شرح العنایہ علی الھدایہ

البخاری ، ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل (م ۲۵۶ھ) : صحیح البخاری ، (مطبوعہ کراچی)

البیہقی ، ابوبکر احمد بن حسین بن علی (م ۴۵۸ھ) : شعب الایمان

الترمذی ، الامام الحافظ محمد بن عیسےٰ (م ۲۷۹ھ) : الجامع الصحیح

Marfat.com

السجستانی، ابوداؤد بن سلیمان اشعث (م ۲۷۵ھ) : ابوداؤد
سلامت اللہ شاہ رامپوری، مولانا : احکام الملۃ الحقہ فی تفسیق قاطع اللحیہ، (مطبوعہ لاہور)
الشیبانی، امام ابوعبداللہ محمد بن حسین (م ۱۸۹ھ) : کتاب الآثار
الطبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد (م ۳۶۰ھ) : معجم کبیر
الطحاوی، ابوجعفر احمد محمد الحنفی (م ۳۲۱ھ) : شرح معانی الآثار
ظاہر شاہ میاں، مولانا : داڑھی قرآن وحدیث کی روشنی میں، (مطبوعہ پشاور)
عبدالحق محدث دہلوی، شیخ (م ۱۰۵۲ھ) : لمعات شرح مشکوٰۃ
عبدالقیوم ندوی، مولانا : خطباتِ نبوی، (مطبوعہ لاہور)
عبداللہ بن محمد الحسینی، سید جمال الدین : شرح العباب
علی قاری، ملا : مرقاۃ شرح مشکوٰۃ
علی زادہ، سید : شرح شرعۃ الاسلام
علی ہجویری، سید : کشف المحجوب، (مطبوعہ لاہور ۱۹۲۳ء)
عیاض بن موسٰے، قاضی : کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے، (مطبوعہ قاہرہ)
العینی، بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد (م ۸۵۵ھ) : شرح صحیح البخاری
الفرغانی، ابوالحسن علی بن ابوبکر بن عبدالجلیل (م ۵۹۳ھ) : الهدایہ شرح البدایہ
القرشی، عبدالقادر محمد : شرح معانی الآثار
القسطلانی، شہاب الدین احمد بن محمد خطیب شافعی (م ۹۲۳ھ) : شرح البخاری
القشیری، ابوالحسین عساکرالدین مسلم بن حجاج (م ۲۶۱ھ) : صحیح مسلم، (مطبوعہ کراچی)
مالک بن انس، امام ابوعبداللہ (م ۱۷۹ھ) : مؤطا، (مطبوعہ دہلی)

Marfat.com

محمد بن محمد غزالی، امام ابو حامد (م ۵۰۵ھ) : احیاء علوم الدین

محمد امیر شاہ گیلانی ، انوار غوثیہ (شرح شمائل محمدی للامام ابی عیسٰی الترمذی) (مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء)

محمد زکریا، مولانا : داڑھی کی شرعی اہمیت ، (مطبوعہ کراچی)

محمد علاؤ الدین الحنفی الحصکفی (م ۱۰۸۸ھ) : در المختار فی شرح تنویر الابصار

محمد فیض احمد اویسی، ابو صالح مولانا : نصرۃ الملہم فی سبلۃ المسلم ، (مطبوعہ لاہور)

محی الدین عبد القادر، شیخ : الغنیۃ لطالبی طریق الحق ، (مطبوعہ قاہرہ)

مسعود علی ندوی : ہندوستان عربوں کی نظر میں ، (مطبوعہ اعظم گڈھ ۱۹۶۰ء)

میروتی، مولانا : داڑھی کی قدر و قیمت ، (مطبوعہ میرٹھ ۱۳۵۸ھ)

النسائی، الحافظ احمد بن علی (م ۳۰۳ھ) : سنن نسائی ، (مطبوعہ کراچی)

ہنز کریوزہ، ڈاکٹر : دی فاؤنڈیشن آف انٹرنیشنل اسلامک جیورس پروڈنس (مطبوعہ کراچی)

اللہ جل جلالہ

Marfat.com

اختتامیہ

داڑھی غازۂ روئے حیات، ارشادِ خالقِ حیات اور آرزوئے جمالِ حیات ہے ——— اس کے بننے، بگڑنے کی تاریخ غالباً اتنی ہی پرانی ہے جتنی انسانی تاریخ ——— مگر جس کثرت سے گزشتہ اور موجودہ صدیوں میں بگاڑ پیدا ہوا ہے، شاید ہی تاریخ کے کسی دور میں ہوا ہو ——— اس کے بہت سے تہذیبی، تمدنی، سیاسی، معاشی اور تاریخی عوامل ہیں ——— اس صورتِ حال نے دردمندوں کو ہشیار کیا اور انہوں نے مختلف مضامین و رسائل لکھ کر مسلمانوں کو اس کی اہمیت سے آگاہ کیا ——— ان رسائل میں مندرجہ ذیل قابلِ ذکر ہیں :-

۱۔ مجموعۃ الفتاویٰ فی تفسیق من یحلق اللحیۃ او یقص عن القبضۃ

۲۔ التصریح المنقّٰی فی احکام اعفاء اللحی

۳۔ ہدیۃ اولی النہیٰ فی تحقیق مسئلۃ اللحے

۴۔ لمعۃ الضحٰے فی اعفاء اللحے (مولانا احمد رضا خاں بریلوی)

۵۔ احکام الملۃ الحقۃ فی تفسیق قاطع اللحیہ (شاہ سلامت اللہ رام پوری)

۶۔ احکام الحجی فے احکام اللحے (شاہ سلامت اللہ رام پوری)

۷۔ داڑھی کی قدر و قیمت (مولانا میروقی)

۸۔ اصلاح الرسوم (مولانا اشرف علی تھانوی)

Marfat.com

۹۔ داڑھی کی قدر افزا اقدار (مولانا عاشق الٰہی میرٹھی)

۱۰۔ فلسفۂ داڑھی (مولانا حسین احمد)

۱۱۔ داڑھی اور سنتِ انبیاء (مولانا سعید احمد پالن پوری)

۱۲۔ داڑھی کی شرعی حیثیت (قاری محمد طیب دیوبندی)

۱۳۔ داڑھی کی شرعی اہمیت (مولانا محمد زکریا)

۱۴۔ داڑھی قرآن وحدیث کی روشنی میں (مولانا طاہر شاہ سوانی)

۱۵۔ نصرۃ الملہم فی سبلۃ المسلم (مولانا محمد فیض احمد اویسی)

۱۶۔ الحجۃ فے مسلۃ اللحیہ (مولانا زید ابوالحسن فاروقی)

مندرجہ بالا رسائل میں سے چند رسائل فقیر کی نظر سے گزرے، بالعموم رسائل کا انداز فقیہانہ اور عالمانہ ہے، عارفانہ انداز نظر نہ آیا، اصلاح حال کے لئے عارفانہ اندازِ تفہیم زیادہ مؤثر اور مفید ثابت ہو سکتا ہے —— دلوں کا حال یہ ہے کہ اب ڈرانے سے کوئی نہیں ڈرتا —— شریعت کی وعیدیں سن سن کر طبیعت میں نرمی کے بجائے سختی پیدا ہونے لگی، اس لئے فقیر نے یہی مناسب سمجھا کہ رب العالمین کی وہی بات سنائی جائے جس میں ربوبیت کی شانِ شفقت نظر آتی ہو اور رحمۃ للعالمین کی وہی بات بتائی جائے جس میں شانِ رحمت کی جھلک ہو اور وہ انداز اختیار کیا جائے جس سے دلوں میں رغبت پیدا ہو، جس میں جلال پر جمال غالب ہو —— اللہ تعالےٰ فقیر کی اس کوشش کو قبول فرما کر دلوں کو سنتِ رسول (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی طرف پھیر دے اور پھر معاشرے میں وہ سماں بندھ جائے کہ دیکھ دیکھ کر دورِ نبوی کی یاد تازہ ہو جائے، آمین بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

Marfat.com

اس مقالے کی ترتیب وتدوین میں مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری (جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)، مولانا ابوالخیر محمد زبیر (رکن الاسلام جامعہ مجددیہ، حیدرآباد، سندھ)، مولانا حافظ عبدالستار صاحب (لاہور) اور دوسرے بہت سے احباب نے تعاون کیا، فقیر ان سب کا تہ دل سے ممنون ہے۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
پرنسپل گورنمنٹ سائنس کالج
سکرنڈ (ضلع نوابشاہ، سندھ)

۲۶ ر ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ
نومبر ۱۹۷۹ء

ذخیرہ

Marfat.com

ادارۂ مسعودیہ کراچی Idara-e-Mas'udia, Karachi

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Marfat.com

اور سچوں کے ساتھ ہوجاؤ

Marfat.com

وكونوا مع الصادقين

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Marfat.com